یا مولا کریمؑ

وحدانیت مطلقہ

تخلیق

السیّد محمد جعفرالزمان نقوی البخاری
جمن شاہ ضلع لیہ

www.jamanshah.com

﴿فہرست فرامین﴾

نمبر شمار	فرمان	صفحہ نمبر
	حرفِ آغاز	1
	انا المهدیؑ ......عجل الله فرجهٗ الشريف	4
فرمان نمبر1	اَ نَا الَّذِیْ جَهَدَ الْجَبَابِرَةُ بِاَطْفَاءِ نُوْرِاللّٰه	8
فرمان نمبر2	اَنَا شَهَابُ اللّٰهُ الثَّاقِبْ	11
فرمان نمبر3	اَنَا النَّاقُوْرُالَّذِی قَالَ اللَّهُ تعالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی	14
فرمان نمبر4	اَنَا الْغَائِبُ الْمُنْتَظَرِ لِاَمْرِ الْعَظِیْم	17
فرمان نمبر5	اَنَا دَآبَّةُ الْاَرْض	20
فرمان نمبر6	اَنَا شَمْسُ الطَّالِعَةْ	23
فرمان نمبر7	اَنَا عَالِمٌ بِتَغَيُّرِالزَّمانِ وخَارِجٌ وَ ظَاهِرٌ فِي......	26
فرمان نمبر8	اَنَا الَّذِیْ سَالِفُ الزَّمَانِ وَخَارِجُ وَظَاْهِرٌ	28
فرمان نمبر9	اَنَا مُنَادِیْ مَنْ مَكَانٍ قَرِيْبْ	31
فرمان نمبر10	اَنَا صَيْحَةَ بِالْحَقِّ يَوْمُ الْخُرُوْجُ الّذِیْ لَا يَكْتِمُ	33
فرمان نمبر11	اِنَا السَّاعَةُ الَّتِیْ لِمَنُ كَذَّبَ بِهَا سَعِيْرا	36
فرمان نمبر12	اَنَا الّذِیْ اَقُوْمُ السَّاعَة	39
فرمان نمبر13	اَنَا الْمُتَكَلّمُ بِكُلِّ لُغَت فِی الدُّنْيَا	43
فرمان نمبر14	اِنَا مُخْرِجُ الْمُؤمِنِيْنُ مِنَ الْقُبُورُ	46
فرمان نمبر15	اَنَا الّذِیْ كَسَوَتُ العِظَامَ لَحْماً	48
فرمان نمبر16	اَنَاَ الّذِیْ يُصَلّيِ فِیْ آخِرُالزَّمانِ عِيسیٰؑ	50
فرمان نمبر17	انَاَ عَصاءُ الْكَلِيْم وَبِهِ آخذ بِنَاصِيَّةِ الْخَلْق......	52
فرمان نمبر18	اَنَا ذُوالْقَرْنَيْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ	54

www.jamanshah.com

فرمان نمبر19	اَنَا قَائِمٌ بِالْقِسْطِ	57
فرمان نمبر20	اَنَا الّذِیْ اَمْلاءُ الْاَرْض قِسْطاً	58
فرمان نمبر21	اَنَا صَاحِبَ الطُّوْر	60
فرمان نمبر22	اَنَا الّذی یُملِکنِیَ اللّٰہُ شَرق الَارْض	63
فرمان نمبر23	اَنَا صَاحِبُ الْغَیْثِ بَعْدَ الْقُنُوْطْ	64
فرمان نمبر24	اَنَا عَذَابُ اللّٰہِ الْوَاصِبْ	70
فرمان نمبر25	اَنَا الْمُحَاسِبُ لِلْخَلْقِ	74
فرمان نمبر26	اَنَا الْمُنتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْن	77
فرمان نمبر27	اَنَا قَاتِلُ الْاَ شَقِیَاءِ بِسَیْفِیْ ذِی الْفَقَارِ	79
فرمان نمبر28	اَنَا الّذِیْ اِلَیَّ دَعْوَةَ الْاُمَمِ	82
فرمان نمبر29	اَنَا خَاتَمَ الْوَصِیْیِنَ	85
فرمان نمبر30	اَنَا هَادِمُ الْقُصُوْرِ	87
فرمان نمبر31	اَنَا ذَخِیْرَةً فِی الدُّنیَا وَ الْآخِرَة	89
فرمان نمبر32	اَنَا صَاحِبُ الْاَمْرِ الْعَظِیْم	94
فرمان نمبر33	اَنَا صَاحِبُ الرَّجْعَةِ	96
فرمان نمبر34	اَنَا الْکَلَمَةُ الَّتِیْ بِهَا تَمَّتِ الْاُمُوْر	99
فرمان نمبر35	اَنَاقَاصِمُ فَرَاعِنَةُ الاوَّلِیْن	101
فرمان نمبر36	اَنَا الَّذِیْ اَنْشَرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالآخِرِینَ......	103
فرمان نمبر37	اَنَا مُقَلّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَ بْصَارِ اِنَّ اِلَیْنَا	105
فرمان نمبر38	اَنَا الَّذِیْ اَتوَ لّٰی حِسَابَ الْخَلا ئِق	109
فرمان نمبر39	اَنَا صَاحِبُ الْعَصْرِ وَ فَصْلُ الْقَضَاءِ	111
فرمان نمبر40	اَنَا حَاشِرُ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ	114

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

حرفِ آغاز

ابتدائے آفرینش سے آج تک انسان نامعلوم سے معلوم کی جانب محوخرام ہے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخرانسان کیونکر یہ سفر کرتا ہے؟

تواس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ وہ جذبۂ تجسس کے ماتحت یہ سب کچھ کرتا ہے

تجسس کا جذبہ انسان کے فطری تقاضوں میں شامل ہے...... ہر انسان کی ہر لمحہ یہی خواہش ہوتی ہے کہ مجھے جو کچھ معلوم نہیں ہے وہ کسی طرح سے دائرۂ علم میں آ جائے...... اب یہ ہر انسان کے ذاتی حالات و واقعات و وسائل پر منحصر ہے کہ وہ اپنے اس فطری جذبہ کی تسکین کیلئے کس حد تک آگے جا سکتا ہے

اگر مجبوریاں حائل نہ ہوں تو انسان صدیوں کا سفر ایک پل میں طے کرتے ہوئے ہر نامعلوم کو معلوم کے دائرہ میں لے آنے کا متمنی رہتا ہے

☆كُلُّ مَولُودٍ يُولَدُ عَلىٰ فِطرَتِ الاِسلَام

عالمِ ذر سے اس دنیائے ناپائیدار میں آنے والا ہر بچہ چونکہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے اسی لئے وہ اپنے فطری تقاضوں کے ماتحت تجسس کا جذبہ ساتھ لے کر ہی آتا ہے اور ہر ممکنہ حد تک جلد سے جلد وہ جو کچھ سیکھ سکتا ہے سیکھتا رہتا ہے

جذبۂ تجسس کے تحت انسان نامعلوم سے معلوم کی طرف جو سفر کرتا ہے اسی کا نام ''تحقیق'' ہے جس کی کوئی حد قائم کی ہی نہیں جا سکتی البتہ اس عمل کی ڈائریکشن

www.jamanshah.com

(Direction) کی تعیین ہر انسان کی ذہنی سطح اور مقصدِ حیات کا مظہر ہوتی ہے یعنی ہر آدمی صرف اسی جانب اپنا تحقیقی سفر کرتا ہے جس طرف اس کا ذہنی رجحان ہوتا ہے یا پھر نظریۂ ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام کرتا ہے

زیرِ نظر کتاب ''وحدانیت مطلقہ'' اسی تحقیق کا نتیجہ ہے...... چونکہ میرے واجب صد احترام استادِ گرامی القدر السید محمدؒ جعفرؒ الزمان نقوی نے اپنی حیاتِ طیبہ کو اپنے منعم حقیقی شہنشاہِ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف کے اذکار کیلیئے وقف فرمایا ہوا تھا اس لئے زندگی بھر انہوں نے اپنے سمند تجسس کو اسی دشت تحقیق میں جولانیاں دی ہیں مولائے کل، امیر المومنین، امام المتقین، ناصرِ انبیاء و مرسلین، عالم علم الاولین و آخرین، سرکار ابوالآئمہ علی ابن ابی طالب علیہ الصلوات والسلام کے بہت سے خطبات میں سے وہ کلمات کہ جن میں اس پاک ذات نے اپنے آپ کو اپنے آخری جانشین حقیقی امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہُ الشریف کی ذات سے منطبق فرمایا ہے زیرِ نظر کتاب میں جمع کیئے گئے ہیں اور یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے بلکہ تحقیق عمیق کا نتیجہ ہے اور اس کام پر استادِ محترم کو جس قدر خراجِ تحسین پیش کیا جائے، واللہ حق ادا نہیں ہوسکتا یہ تحریر بندہ کو ان کے ذاتی کمپیوٹر سے ملی ہے جو انہوں نے سنہ 2000 میں رقم فرمائی تھی اور دل چاہا کہ ان کی محنت کا یہ ثمر منظر عام پر آئے تاکہ تمام مومنین اس سے مستفید ہوسکیں اور تحریر کنندہ کے مقصد عظیم کی تکمیل میں ایک قدم آگے بڑھ سکوں البتہ ایک گذارش اپنے قارئین کی خدمت میں یہ کروں گا کہ اس وقت جبکہ اس کتاب کے خالق اپنے خالق حقیقی کی بارگاہِ قدس میں تشریف لے جاچکے ہیں اس کتاب میں موجود نقاطِ معارف و حقائق کا کتابی پروف یا حوالہ طلب نہ فرمائیں

کیونکہ یہ اب ممکن نہیں ہے، اس لئے میں سوائے معذرت کے اور کچھ عرض کرنے کے قابل نہیں ہوں ...... ہاں آج اگر وہ پاک ذات کہ دن رات جن کی زبانِ گوہرفشاں سے علوم و معارف کا سمندر موجزن رہتا تھا ہمارے درمیان موجود ہوتے تو اپنے ایک ایک لفظ کا ثبوت یا حوالہ ضرور دیتے

اس لئے اس کتاب کے تمام مندرجات میں سے جو کچھ سمجھ میں آ جائے اس کیلئے اپنے خالق اکبر کی پاک بارگاہ میں سجدۂ شکر بجا لائیں کہ جس نے آپ کو وسیع ظرف وشعور عطا فرمایا ہے اور ساتھ ہی میرے کریم استادِ گرامی کو ضرور دعا دیں کہ جن کی وساطت سے یہ فضائلیہ کلمات ہم تک پہنچے ہیں، اور اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے کہ جو آپ کی سمجھ سے بالاتر ہو تو للہ انکار مت کیجئے گا بلکہ اس بات کو اقرارِ عجز و نیاز کرتے ہوئے سرکار امیرالمومنین علیہ الصلوات والسلام کی طرف ہی لوٹا دیں کیونکہ اس پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام میں سے کسی بھی پاک ذات علیہ الصلوات والسلام کی کسی فضیلت سے انکار کفر ہے چاہے وہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے

آخر پر اس دعا کے ساتھ ہی اجازت چاہوں گا کہ بحق چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام تمام مومنین و مومنات کو شہنشاہِ ولایت عصر امام کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ابدی اور دائمی حکومت الٰہیہ کی نوید ملے اور نصرتِ امام الآئمہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا شرف حاصل ہو، صدیوں سے ویران گھر اطہر میں ابدی بہار آئے، سسکتی اور ترستی ہوئی ہر پاک بہن اپنے بھائی کی کم از کم اتنی خوشیاں دیکھے کہ اسے ہجر و فراق کی اذیت بالکل یاد ہی نہ رہے ﴿آمین یارب العالمین﴾

مہتاب اذفر

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم
یا مولا کریمؑ عجل اللہ فرجک و صلوات اللہ علیک

انا المہدیؑ

عجل اللہ فرجہٗ الشریف

دوستو آپ کو معلوم ہے کہ سال 2000 عیسوی اہل ایران نے اور ساری دنیا کے شیعوں نے امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے نام منسوب کیا ہے اور اسے ان کا سال قرار دیا ہے، اس لئے انہوں نے ان کے بارے میں اس سال خصوصی کام کیئے ہیں اور اسی طرح پاکستان میں یہی سال امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے نام سے معنون و منسوب کر کے منایا جا رہا ہے

میرے برادر گرامی علامہ افتخار حسین نقوی النجفی نے ایک دن مجھ سے فرمایا کہ سارے لوگ اس پر کام کر رہے ہیں آپ بھی اس حوالے سے کام کریں ......

میں نے جواباً گذارش کی کہ میرا بھی فریضہ ہے کہ میں بھی کوئی نہ کوئی ان کے بارے میں کام کروں لیکن میں کسی منفرد طریقے سے کام کرنا چاہتا ہوں

انہوں نے فرمایا کہ وہ کیسے؟ میں نے جواب دیا کہ میری سوچ میری فکر میری زندگی کا مرکزی نقطہءِ کلی میرے منعم حقیقی میرے مالک ازلی وابدی میرے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی ہیں اور میں اس طرح کا کام کرنا چاہتا ہوں کہ میں امیر کائنات مالک ممکنات علیہ الصلوات والسلام کے خطبات میں سے ایسے کلمات اخذ

www.jamanshah.com

کروں کہ جس میں انہوں نے اپنی ذات کو اپنے آخری لخت جگر شہنشاہ زمانہ مہدی دوراں عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ذات سے متحد فرمایا ہے اور ان کے ساتھ اپنی وحدانیت کا اظہار فرمایا ہے اور اپنے اول و آخر کے واحد الاصل نور ہونے کا ثبوت پیش فرمایا ہے ...... اس پر علامہ صاحب نے فرمایا کہ اس میں ایک شرط بھی ہے کہ آپ نے خطبات میں سے جو کلمات جمع کرنا ہیں وہ چالیس سے زیادہ نہ ہوں ...... میں نے عرض کیا کہ جناب وہ تو سینکڑوں ہوں گے آپ چالیس کی شرط کیوں عائد فرما رہے ہیں؟ ...... انہوں نے فرمایا کہ ہمارا سارا کام چالیس کے عدد کے گرد گھوم رہا ہے، اسی لئے آپ کو بھی چالیس کے عدد کی پابندی کرنا ہوگی، میں نے عرض کیا کہ یہ کام تو اور بھی آسان ہو گیا ہے

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ میری زندگی کا مقصد اعلیٰ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی کی ذات اقدس ہے اور میرا سرمایۂ حیات ان کی نصرت ہے اور ان کے فضائل و معارف اور ان کے واقعات کی ترویج ہے اور وہ بھی انہی کا فضل و کرم ہی ہے

میں امیر کائنات مالک ممکنات علیہ الصلوات والسلام کے خطابات کے ان سینکڑوں جملوں و فقروں میں سے ایسے چالیس کلمات پیش کر رہا ہوں جس میں انہوں نے اپنے آخری لخت جگر ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ذات کو اپنی ذات اقدس سے متحد و متصل فرمایا ہے یعنی اپنے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے مخصوص صفات و واقعات و فضائل و صفات کو اپنے فضائل قرار دیا ہے اور اس میں اول و آخر کو متحد ظاہر فرما کر اپنے نورِ اول کی وحدانیت کو ظاہر فرمایا ہے اور ہمیں یہ درس دیا ہے کہ ہم میں سے ایک کا کام سب کا کام ہے، ایک کی فضیلت ہم سب کی فضیلت ہے، یعنی ہم

سب ایک ہیں

من حیث التکوین و المراتب من حیث الذات من حیث النور من حیث الکل

ہم ایک ہیں، ہم میں کوئی تفریق نہیں، ایک وحدانیت مطلقہ ہے

یہ کلمات میں نے کئی خطبات میں سے نکالے ہیں اور انہیں اپنے حساب سے پھر ترتیب دیا ہے

ہمیں یہ بات بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ امیر کائنات امام ممکنات ابوالحسن علیہ الصلوات والسلام نے کئی خطبات میں اپنے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے اور ایک طرح سے یہ ان کا اپنی زبانی تعارف ہے

مگر ایک بات کی طرف میں خصوصی توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ دنیا کا کوئی بھی شریف انسان کبھی خودثنائی نہیں کرتا کیونکہ خودثنائی تکبر کی علامت ہوتی ہے اس لئے شرفائے زمانہ خودثنائی کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مذموم سمجھتے ہیں

اس لئے جن خطبات میں امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اپنی ذات اقدس کے بارے میں فرمایا ہے ان خطبات سے کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اس میں اپنی ثنا کی ہے بلکہ یہ باتیں، یہ فضائل، یہ صفات جو انہوں نے بیان فرمائے ہیں یہ سب ان کی حقیقت اعلیٰ کے سامنے ثنا کی بجائے انکسار کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کی شان الفاظ و بیان سے ارفع و اعلیٰ ہے ہاں انہوں نے یہ ضرور فرمایا ہے کہ ''ہم وہ ہیں جو اپنی وصف آپ ہی کر سکتے ہیں''

مگر اس فرمان سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے ان خطبات میں اپنی وصف و ثنا فرمائی ہے...... یہ فرمان تو اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ ہماری ثنا ہمارے سوا

کوئی کر ہی نہیں سکتا کیونکہ ہمیں کماحقہٗ کوئی جان ہی نہیں سکتا تو ہماری شان کیسے بیان کرسکتا ہے؟

یہ بات رکھنا چاہیے کہ ہمیں جو فضائلیہ خطبات نظر آتے ہیں یہ جو کچھ ارشاد ہوا ہے وہ سب عالم انکسار میں اپنے مقام اعلیٰ وارفع سے بہت نیچے اتر کر آپ نے کلام فرمایا ہے، اس کے باوجود سننے والے کو ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اپنی وصف وثنا کی ہے (نعوذ باللہ)

اس لئے اپنے جملہ دوستوں سے یہی گذارش کروں گا کہ جب شہنشاہ ممکنات علیہ الصلوات والسلام کے خطبات کی تلاوت کا اعزاز حاصل کریں تو دورانِ تلاوت یہی تصور باقی رکھیں کہ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے یہ ان کا عالم انکسار ہے نہ کہ عالم استعلیٰ و تعلی ہے اب ہم ان کلماتِ نور کی طرف آتے ہیں

جعفرالزمان نقوی

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 1

اَ نَا الَّذِیْ جَھَدَ الْجَبَابِرَۃُ بِاَطَفْاءِ نُوَرِاللّٰہِ وَ اِدْحَاضُ حُجَّتِہٖ

فَیَابِیَ اللّٰہُ اِلاّ یُتِمَّ نُورِہٖ وَ وَلاَیتِہٖ

فرمایا ہم وہ ذات ہیں کہ جن کے نور ازلی و ابدی کو خاموش کرنے کی کوششیں بڑے بڑے جابر ظالمین نے کیں، ہماری حجت کو باطل کرنے کی سعی لاحاصل کی مگر اللہ جل جلالہٗ نے اس نورِحق کو اور ہماری ولایت کو کمال تک پہنچانے کی حد کر دی

دوستو!

آپ نے کلام اِلٰہی میں یہی جملے دیکھے ہوں گے جن میں فرمایا گیا ہے کہ

☆یُرِیْدُوْنَ اِن یَطْفَئُوا نُورَ اللّٰہِ بِاَفوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مَتَمَّ نورِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْکَافِرُوْن() ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُولِہٖ بِالْھُدیٰ وَ دِیْنَ الحَقّ لِیُظْھِرَہ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوکَرَہَ المُشْرِکُونْ()

وہ ظالمین ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے نور ازلی کو پھونکوں سے خاموش کر دیں مگر اللہ جل جلالہٗ کا ارادہ تو ان کے خلاف ہے اور اللہ جل جلالہٗ یہ چاہتا ہے کہ اس نورِحق کو نقطۂ کمال تک پہنچائے، چاہے سارے زمانے کے کافرین اس سے کراہت ہی کیوں نہ کریں، وہی اللہ جل جلالہٗ ہی تو ہے کہ جس نے ایسا رسول عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہدایت

www.jamanshah.com

اور دین حق سمیت اس لئے بھیجا ہے کہ ان کا دین سارے ادیان عالم پر چھا جائے چاہے مشرکین اس سے جتنی کراہت ہی کیوں نہ کریں

تفسیر عیاشی، تفسیر البرہان، قاطع البیان وغیرھا میں سورہ توبہ کی اس آیت کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ آیت ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں نازل ہوئی ہے، امام صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ دین حق کو غلبہ اور اظہار ہمارے آخری بیٹے کے تشریف لانے کے بعد مل سکے گا

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ظالمین ہمارے نور کو خاموش کرنے سعی باطل کرتے ہیں، یہاں انہوں نے اپنے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کو لفظ ''میرے'' میں جمع فرمایا ہے

دوستو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات وہ مظلوم ذات ہے کہ جن کا اپنے ہوں یا بیگانے سب نے بائیکاٹ کر رکھا ہے، ان کے ذکر کا بلیک آوٹ رہا ہے، ظالمین افواہیں اڑاتے رہے کہ وہ موجود ہی نہیں، اپنے شکوک وشبہات میں گرفتار ہوتے رہے، پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کوئی نام تک لینا نہیں چاہتا تھا

میں اپنی بات آپ کو سناتا ہوں ...... میری ایک مومن شیعہ کہلانے والے سے بات ہو رہی تھی اور میں نے اسے حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور ان کی معرفت کی اہمیت بتائی تو اس نے جواباً کہا '' دیکھو بھائی تم ہمارے ساتھ مغز ماری نہ کرو ہمیں امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام ہی کافی ہیں یہ آخری شہنشاہ تمہیں نصیب ہوں''

میں نے جواباً عرض کیا اللہ کرے وہ ہمیں ہی نصیب ہوں اور ہم جیسے سارے گنہگاروں کو نصیب ہوں ہمیں تو اس کی لاکھ خوشی ہے ......

یہ بھی ایک دور تھا کہ کوئی ان کا نام تک سننے کیلئے تیار نہیں تھا، ہماری سٹیج پر ان کا ذکر تک نہ ہوتا تھا، نہ ہی کوئی دعائے ظہور کرتا تھا، اور بولنے والی زبانیں ان کے ذکر سے بائی پاس کر جاتی تھیں، لکھنے والے قلم اپنی آبرو کا لحاظ نہیں کرتے تھے، مقررین کہتے تھے کہ ہمیں داد نہیں ملتی تو ہم ذکر کیوں کریں؟

مگر اللہ جل جلالہ کا جو ارادہ تھا وہ پورا ہوا اور آج ہر سٹیج پر ان کا ذکر ہو رہا ہے اور آہستہ آہستہ ان کا ذکر پھیلتا جا رہا ہے اور ایک دن ایسا بھی ہے کہ جب ان کی حکومت اِلٰہیہ کا ظہور ہوگا تو پھر پوری کائنات میں انہی کا راج ہوگا

اللہ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ ہمیں وہ دن دیکھنا ابھی نصیب ہو کہ پوری کائنات کی ہر خشک و تر پر میرے منعم و مولا پاک کی ابدی اور دائمی حکومت قائم ہو جائے گی اور صدیوں سے ویران ان کا پاک گھر مسرتوں کے پھولوں سے سج کر بہاروں پر رشک کرے گا

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 2

اَنَا شَهَابُ اللّٰهُ الثَّاقِبْ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی اللہ جل جلالہٗ کے شہاب ثاقب ہیں ......

دوستو!

شہاب ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو چمک رہی ہو، ویسے تو سارے آئمہ ہدیٰ علیہم الصلوات والسلام کو شہاب ثاقب کہا جاتا ہے جیسا کہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت مبارک میں فرمایا گیا

☆السلا م عليك يابن شهاب الثاقبه ......

اے درخشاں ستاروں کے پاک فرزند آپ پر سلام ہو......

دوستو یہ بھی حقیقت ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو خصوصی طور پر شہاب ثاقب کا لقب عطا ہوا ہے، جیسا کہ کلام اِلٰہی میں فرمایا گیا ہے کہ جب شیاطین استراق سمع کرتے ہیں تو اس وقت ان کے پیچھے ایک شہاب ثاقب لگا دیا جاتا ہے جو ان سے رازہائے اِلٰہی کی حفاظت کرتا ہے ......عرفا کا فرمانا ہے کہ جس آسمان پر ابلیس رازہائے اِلٰہی چرانے جاتا ہے وہ عرش قلب کے گرد محیط آسمان ہے جیسا کہ فرمایا

www.jamanshah.com

گیا ہے

☆قلب المومن عرش الله ...... کہ مومن کا دل عرش اِلٰہی ہے

اور اس کے گرد جو سمائے نور ہے وہ ایک حفاظت کی دیوار ہے جس کے اندر راز ہائے اِلٰہی نازل ہوتے ہیں اور جب بھی یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ فلک الارض پر نازل ہوتا ہے تو اس سے معنوی روحانی مراد یہی ہے کہ اللہ جل جلالہٗ عرش قلب سے اتر کر سمائے ارضِ بشریت پر نازل ہوتا ہے اور وہاں اس کا نزول ذاتی نہیں نوری و اسراری ہوتا ہے اور وہاں سے مومن کو جلوہ ہائے نور کا القا ہوتا ہے جس سے ابلیس ملعون یعنی نفس امارہ اور ابلیس خارجی ان رازوں کو چوری کرتے ہیں کہ اگر وہ راز ہائے اِلٰہی انہیں حاصل ہو جائیں تو وہ ایک ہی لمحے میں مومن کو ابدی ہلاکت میں دھکیل سکتے ہیں

اس لئے مومن کی حفاظت کیلئے نور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور شیاطین کو حدودِ سمائے نور سے ذلت کے ساتھ گرا دیتا ہے

اسی لئے کہتے ہیں کہ مومن کو کوئی خیالِ خیر نہیں آتا مگر وہ حجت دوراں عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف سے ہوتا ہے، کسی نیکی کی تحریک کسی میں نہیں ہوتی مگر اس کے محرک شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہوتے ہیں، اور وہی انسان کو جملہ برائیوں سے بھی بچاتے ہیں اور کسی عارف کو قربِ ذات سے دور کرنے والی ہر ابلیسی کوشش کا خاتمہ بھی وہی جناب فرماتے ہیں

ابلیس کی ہر دور میں یہ کوشش رہتی ہے کہ بیت اللہ میں اصنام کو آباد کیا جائے جیسا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے دوبارہ بنائے بیت اللہ میں اس نے بتوں کو آباد

کروادیا، اسی طرح انسان کا دل بھی بیت اِلٰہی ہوتا ہے، عرش اللہ ہوتا ہے اور ابلیس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس میں اصنام یعنی بتوں کو آباد کردے مگر جب وہ عرفا ومومنین کے دلوں کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے تو نورِ امامِ زمانہ شہاب ثاقب بن کر اسے حدودِ حرم سے باہر نکال دیتا ہے

اسی لئے امیر کائنات مالک ممکنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ ہم ہی اللہ کے شہاب ثاقب ہیں

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 3

اَنَا النَّاقُوْرُ الَّذِی قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُورِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی وہ ناقور ہیں جس کے بارے میں اللہ جل جلالہ نے اپنے مقدس کلام میں فرمایا ہے کہ جب سازِ بے آواز کو آواز مل جائے گی دوستو عربی میں ناقور ہر اس ساز کو کہتے ہیں جسے پھونک مار کر بجایا جائے جیسے بانسری ہے، بگل ہے، نفیل ہے، نفری ہے، یا شہنائی ہے اور جب '' نقر '' ناقور کے ساتھ آئے تو بجانا مراد ہوتا ہے......سورۃ المدثر میں ارشاد ہے☆

فاذا نقر فی الناقور فذالك یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر

ارشاد قدرت ہے کہ جس دن سازِ بے آواز کو نوائے ناز بخشی جائے گی وہ دن کفار کیلئے اذیت ناک دن ہوگا وہ کوئی آسان دن نہ ہوگا

اس کے بارے میں جب جناب ابو عبد اللہ علیہ الصلوات والسلام سے دریافت کیا گیا تو فرمایا

☆انا منا اماما مستتر فاذا اراداللہ عزوجل اظھار امرہ نکت فی قلب نکتۃ فظھر فقام بامر اللہ ......

فرمایا ہم آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام میں سے ایک امام مستتر [غائب و پوشیدہ] بھی ہوں گے، جب اللہ جل جلالہ ان کے اظہار کا ارادہ فرمائے گا تو ان کے قلب مقدس

میں ایک نکتہ القا فرمائے گا اور وہ اپنے امر عظیم کا اظہار فرمادیں گے
یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر امام ساز الوہیت ہوتا ہے جس میں صدائے ناز ذات واجب الوجود کی طرف سے ہوتی ہے، اس لئے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف امر الٰہی کے منتظر ہیں کہ وہاں سے اشارہ ملے اور ہم اعلان حق فرمادیں مگر اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ انہیں اپنے خروج کا وقت معلوم ہی نہیں کیونکہ یہ تو ازل کا فیصلہ ہے اور اگر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف چاہیں تو اس میں تبدیلی بھی فرما سکتے ہیں اسی لئے ہمیں دعا کا حکم فرمایا گیا ہے کہ تم دعا کرو گے تو خروج اپنے متعینہ وقت سے بھی پہلے ہوسکتا ہے
اگر اس میں تغیر وتبدل کا کوئی امکان نہ ہوتا تو پھر ہمیں دعا کا حکم دینا فعل عبث کی تکلیف سے مکلّف فرمانے کے مترادف ہے جو کسی دانائے زمانہ کی طرف سے نہیں ہوسکتا، جبکہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی توقیع مبارک میں تاکید ہے کہ ہماری حکومت اِلٰہیہ کے ظہور کی دعا کثرت سے کرو کیونکہ دعا سے تقدیم وتاخیر ہوسکتی ہے اسی لئے سورہ مدثر میں فرمایا گیا ہے

☆لمن شاء منكم ان يتقدم او يتاخر ......
اس کی تفسیر میں فرمایا گیا ہے کہ

☆يعنى اليوم قبل خروج القائم عجل اللہ فرجہٗ الشریف من شاء قبل الحق و تقدم اليه من شاء تاخرعنه ......

امام باقر العلم النبیین علیہ الصلوات والسلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیہ ہمارے آخری بیٹے کے خروج کے بارے میں ہے اور اس میں اللہ چاہے تو تقدیم

وتاخیر ہوسکتی ہے

آپ نے دیکھا ہے کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اپنے لختِ جگر عجل اللہ فرجۂ الشریف کے ساتھ اپنی وحدت کلی کا اظہار فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ ظہور کا اِشارہ ہمیں ہی ملنا ہے اور ہم نے ہی ظہور فرمانا ہے

یہ بھی حقیقت ہے کہ ان پاک ذوات کی حقیقت کلیہ اِلٰہیہ کو سمجھنا امر محال ہے اور اسی طرح ان کے فرمودات کی حقیقت تامہ کا ادراک بھی محال ہے

البتہ ایک وقت ایسا ضرور ہے کہ جب ان باتوں میں جو حقیقت پوشیدہ ہے وہ ضرور منکشف ہو گی اور وہ نیک ساعت ہے خروجِ امام الانس والجان صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجۂ الشریف

دعا فرمائیں کہ وہ نیک ساعت فوراً ظہور پذیر ہو تاکہ ظالمین مع ظلم ختم ہوں اور آلِ محمدؐ علیہم الصلوات والسلام کا پاک گھر آباد و شاد ہو...... مخدراتِ عصمت کے سرہائے اطہر سے خاکِ کربلا زائل ہو اور انہیں اتنی خوشیاں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نصیب ہوں کہ گذشتہ ہر دکھ اور درد یاد تک نہ رہے

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 4

اَنَا الْغَائِبُ الْمُنْتَظَرِ لِاَمْرِ الْعَظِیْم

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی وہ امام غائب ہیں کہ جن کا امر عظیم کیلئے انتظار کیا جاتا ہے

دوستو!

اس فرمان میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دو اسمائے حسنٰی کو اپنی ذات پر منطبق فرمایا گیا ہے، ایک اسم غائب عجل اللہ فرجہٗ الشریف اور دوسرا اسم منتظر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہے جیسا کہ ہمارے کتب غیبت ان احادیث سے چھلک رہے ہیں جس میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو امام منتظَر عجل اللہ فرجہٗ الشریف فرمایا گیا ہے

قرآن مقدس میں فرمایا گیا ہے

☆قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْن ( )

اے میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سب لوگوں سے فرمادیں کہ تم بھی اس آنے والے کا انتظار کرو اور ہم بھی اس آنے والے کے تمہارے ساتھ منتظر ہیں

یہاں انتظار کا تھوڑا سا مفہوم بھی عرض کرتا چلوں کہ انتظار ایک بھرپور عمل ہے

عربی میں انتظار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

☆اَلْاِنْتَظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْت()
کہ انتظار تو موت سے بھی زیادہ اذیت ناک چیز ہے اور ہمارا یہ حال ہے کہ ہم ساری دنیا کی بے اعتدالیوں کے باوجود خود کو منتظرین میں شامل سمجھ رہے ہیں یہ کیسے درست ہوسکتا ہے؟

میرے ایک دوست جو خطیب ہیں انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں ہر مجلس میں سب لوگوں سے کہتا ہوں کہ آپ اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو تشریف لانے کی دعوت دیں اور سارا مجمع میرا ساتھ دیتا ہے

میں نے گذارش کی کہ بھائی صاحب اگر کوئی آدمی کسی بڑی شخصیت کو دعوت دیتا ہے تو اس کے اسٹیٹس کے مطابق اسے انتظام بھی کرنا چاہیے جیسا کہ اگر ہم کسی سربراہ مملکت کو اپنے گھر آنے کی دعوت دیں تو اس کے اٹھنے، بیٹھے، سونے، کھانے، پینے وغیرہ کا سارا انتظام کرنا ہوگا اور وہ بھی اس کے اسٹیٹس اور شان کے مطابق یعنی کوئی بستر، چارپائی، واٹرسیٹ وغیرہ بنانا ہوں گے

اسی طرح اگر ہم اپنے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو دعوت دیں اور وہ ہم سے ایک گلاس پانی طلب فرمالیں تو کیا ہمارے پاس کوئی ایسا گلاس بھی ہے کہ جس میں انہیں پانی کا ایک گھونٹ پیش کرسکیں؟ کیا کوئی ایسا پاکیزہ بستر ہے جو انہیں بچھا کر بٹھا سکیں؟ اگر ہمارے پاس انہیں بٹھانے کیلئے کوئی چارپائی اور بستر تک نہیں اور نہ ہی ایسا پاکیزہ گلاس ہے جس میں ہم انہیں ایک گھونٹ پانی پیش کرسکیں تو پھر انہیں دعوت دینا، کیا ان کے ساتھ ایک بھونڈا انداق کرنے کے برابر نہیں ہے؟

انتظار کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہے بلکہ انتظار کے معنی

تیاری کے ہیں، انتظار ایک بھرپور جد وجہد کا مکتبہ فکر ہے، انتظار جفا کشی اور اصلاحِ ذات کا راستہ ہے، انتظار تہذیب نفس اور خواہشات کشی کا میدان ہے، انتظار میدانِ عمل میں سرپٹ دوڑنے کا نام ہے، یہ تن پروری اور نفس پرستی کا مذہب نہیں ہے، مذہب انتظار جفا نوشی اور رالم کوشی کا مذہب ہے

اس میں ایک کمانڈو کی طرح تربیت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ جب انتظار ختم ہوگی تو فوراً بعد نصرت کا عمل شروع ہو جائے گا اور نصرت میں تو کڑی محنت کرنے والے کمانڈوز ہی کامیاب ہوسکیں گے اس لئے ہمیں منتظر بننا ہے تو مجاہد بالنفس بننا ضروری ہے ورنہ ہم نام کے منتظر ہیں حقیقت میں انتظار کر ہی نہیں رہے اور نہ انتظار کا مفہوم سمجھے ہیں

دعا ہے کہ تمام مسلمین و مومنین کو کما حقہ، عملاً امام زمانہ علیہ الصلوات والسلام کا منتظر بننے کی توفیق ملے تا کہ ان کی نصرت سے کوئی بھی مومن محروم نہ ہو

تمام مومنین خروج پاک کے بعد ان کے گھر اطہر کے دوبارہ آبادی کے حسین مناظر دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں ...... جو آنکھیں ہمیشہ اس پاک خاندان علیہم الصلوات والسلام کے غم میں آنسو بہاتی رہی ہیں اب ان کے ہر آنسو کا مدعا سامنے آئے اور وہ آنکھیں پھر کبھی گریہ نہ کریں

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 5

اَنَا دَآبَّةُ الْاَرْض

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ
ہم ہی دابۃ الارض [زمین پر چلنے والے] ہیں
دوستو!
دآبۃ الارض کا ذکر کلام الٰہی میں بھی ہے اور احادیث میں بھی ہے جیسا کہ دابۃ الارض کے معنی میں فرمایا گیا ہے کہ
☆مَعْنَاهُ اَفرَقَ بَيْنَ الْحَقُّ وَالْبَاطِل
یعنی دابۃ الارض حق اور باطل میں فرق فرمانے والے ہیں
☆ قال خروج دآبة الارض من عند الصفا معهاخاتم سليمان ابن داؤد و عصٰى موسىٰ علیہاالسلام يضع الخاتم على وجه كل مومن فيتبع فيه هذا مومن حقاً يضعه على وجه كافر فينكتب هذا كافر حقاً
فرمایا دابۃ الارض کا ظہور مقام صفا پر ہوگا اور اس وقت ان کے ہاتھ میں جناب سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور جناب موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا اور وہ اس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی سے مس فرمائیں گے تو اس پر لکھا جائے گا کہ یہ حقیقی مومن ہے اور کافر

کے پیشانی سے وہ انگوٹھی مس ہوگی تو اس پر لکھا جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے
اس وقت مومن کافر سے کہے گا کہ تمہارے لئے ویل [بربادی] ہے
اور کافر اس وقت مومن سے کہے گا آپ کو طوبیٰ مبارک ہو، کاش میں بھی تمہارے ساتھ ہوتا اور اس فوزِ عظیم کو پالیتا
یہ نام بھی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک ہے کہ جس کے معنی ہیں (حق اور باطل کے درمیان تفریق فرمانے والے)
یعنی جس دن خروج ہوگا اس دن حق حق ہوجائے گا اور باطل باطل ہوجائے گا
وَيُحَقِّقُ الْحَق وَ يُبْطِلُ الْبَاطِل کا ظہور ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے فرمانا ہے اس لئے آسمان سے جو تعارفی منادی ہوگی اس میں یہ آیت تلاوت کی جائے گی کہ......

☆ جَآءَ الحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً ......
حق آ گیا اور باطل مٹ گیا کیونکہ باطل تو پہلے ہی سے مٹا ہوا تھا یعنی اس کا کوئی وجود حقیقی موجود تھا ہی نہیں

باطل تو ایک سراب کی طرح ہوتا ہے اس میں پانی کا کوئی وجود ہوتا ہی نہیں
کبھی کسی عقلمند نے سراب کے بہتے ہوئے پانی کے سامنے بند باندھنے کا سوچا ہے؟
کیا کوئی اس پانی کو خشک کرنے کیلئے کوئی تدبیر سوچ سکتا ہے؟ ......حقیقت یہی ہے کہ باطل ایک فریب نظر ہے جس کا کوئی وجود ہوتا ہی نہیں، ہاں تشنگانِ باطل کو وہ ایک موجیں مارتا ہوا دریا نظر آتا ہے اور وہ اس فریب نظر ہی کے پیچھے دوڑ رہے

ہوتے ہیں اور حق کی روشنی جب اس فریب نظر کی قلعی کھول دیتی ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ہم جسے ایک ''موجودِ مسلم'' سمجھ رہے تھے وہ تو ایک ''نابودِ مسلم'' ہی تھا مگر یہ قلعی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے زمانے میں کھلنا ہے اس سے قبل اہل حق میں انفرادی طور پر تو کسی پر یہ قلعی کھل سکتی ہے مگر ساری مخلوق کے سامنے اس حقیقت کا منکشف ہونا بغیر حجت آخری عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ناممکن ہے

کیونکہ انسان کو جو نظر آرہا ہوتا ہے وہ اسے حقیقت ہی سمجھتا ہے، اسی لئے جب ہمیں باطل کا غیر حقیقی وجود نظر آتا ہے تو ہم اسے حقیقی وجود سمجھ کر اس کی دل فریبیوں کے پیچھے پوری زندگی دوڑتے رہتے ہیں اور اسی میں زندگی گزر جاتی ہے تو ہماری وہ زندگی بھی باطل بن جاتی ہے اور وہ بھی ایک نابود زندگی کی طرح ہوتی ہے وہ لمحات جو سراب کے پیچھے دوڑتے گزر جائیں انہیں زندگی میں شمار کرنا زندگی کی توہین ہے

چاہیئے یہ کہ ہم اپنے امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے دن رات توفیق طلب کریں کہ وہ پاک ذات ہمیں باطل کے ان سرابوں کے پیچھے دوڑنے سے بچائے اور ہمیں حق اور باطل میں تمیز کرنے کا شعور عطا فرمائیں تاکہ کل ہم اس پاک ذات کے سامنے سرخرو ہو کر ان کے انصار میں شامل ہوسکیں

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 6

اَنَا شَمْسُ الطَّالِعَةْ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی چمکنے والے سورج ہیں جناب نزال بن سبرۃ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے جناب امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا

☆یابن سبرۃ ان الذی یصلی خلفہ عیسیٰ علیہ السلام ھو الثانی عشر من العترۃ التاسع من ولد الحسین بن علی علیہما الصلوات والسلام و ھو الشمس الطالعۃ من مغربھا یظھر عند الرکن والمقام فیطھر الارض و یضع المیزان العدل فلا یظلم احد احدا ......

اے فرزند سبرۃ جن کے پیچھے جناب عیسیٰ علیہ السلام نے نماز پڑھنا ہے وہ عترت طاہرہ علیہم الصلوات والسلام میں سے بارہویں شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں اور وہ امام مظلوم شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کے نویں 9 فرزند ہیں اور وہی وہ چمکنے والے سورج ہیں کہ جنہوں نے مغرب سے طلوع ہونا ہے اور انہوں نے رکن والمقام مکہ میں ظہور فرمانا ہے اور انہوں نے زمین کو پاک کرنا ہے اور انہوں نے میزانِ عدل قائم فرمانا اور پھر کسی ایک کے ساتھ بھی ظلم یا زیادتی نہیں ہوگی

www.jamanshah.com

دوستو!

یہاں ایک بات عرض کروں کہ آج ہمارے پاس بارموداشلث کے بارے میں کافی معلومات پہنچ چکی ہیں اور اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہی جزیرۂ خضرا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ مغرب ہی میں ہے یعنی امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے ساحلی شہر میامی سے سیدھا مشرق میں ایک تکون بنتی ہے جسے برمودا ٹرائی اینگل(Barmuda Triangle) کہتے ہیں اور اس ٹرائی اینگل میں کئی جزائر ہیں جنہیں جزائر برموداز کہتے ہیں، ان جزائر پر امریکن ٹی وی پر کئی ڈاکومنٹری (Documentary) بھی دکھائی گئی ہیں اور پاکستان میں پی ٹی وی نے بھی اس پر 1982 کے قریب ایک ڈاکومنٹری (Documentary) دکھائی تھی اور اس میں امریکی اور روسی جہازوں کو جاتے ہوئے اور غرق ہوتے ہوئے دکھایا گیا تھا اور مغربی لوگوں کا کہنا ہے کہ ان جزائر کے باہر سفید پانی کا سمندر ہے جو شپ (Ship) یا ایروپلین (Aeroplane) اس کے اوپر سے گزرتا ہے اس کا سارا نظام جام ہوجاتا ہے اس کے سارے آلات سیز ہوجاتے ہیں......

اس جگہ کے بارے میں پہلے یہ خیال تھا کہ یہاں(Magnetic Field) میگنیٹک فیلڈ میں زیادہ کشش ہونے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے مگر ماضی قریب میں اس کا تجربہ کیا گیا کہ ایک موسمی سیارے کو ان جزائر کے اوپر سے گزارا گیا جو500 کلو میٹر سے بھی زیادہ بلندی پر تھا جبکہ زمین کی کشش ثقل صرف 120 کلو میٹر سے کچھ زیادہ بلندی تک ہے اور اس سے آگے زمین کی کشش ختم ہوجاتی ہے

جب وہ سیارہ ان جزائر سے گزرا تو اس کے آلات یعنی کیمرہ سمت نما اور دیگر

چیزیں کام کرنا چھوڑ گئیں اور اس طرح ثابت ہوا کہ اس میں کشش ثقل کا کوئی عمل دخل نہیں بلکہ یہ کوئی دوسری وجہ ہے......

یہ جزائر اگر ہم مکہ سے دیکھیں تو مغرب کی طرف ہیں اور ممکن ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر کے بارے میں ہو کہ انہوں نے مغرب سے طلوع فرمانا ہے اور ان کا ظہور و پہچان مکہ میں ہو

ہمیں ہر وقت یہی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ شمس طالع جلد از جلد نمودار ہو کہ جس نے ساری کائنات کو اپنی طلعتِ نورانیہ سے منور فرمانا ہے اور ان کی حقیقت ذات اظہار پذیر ہو تا کہ جملہ عوالم پر ان کی حکومت اِلٰہیہ قائم و دائم ہو

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 7﴾

اَنَا عَالِمٌ بِتَغَیُّرِالزَّمانِ وخَارِجٌ وَ ظَاهِرٌ فِي آخرِ الزَّمَانِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ زمان میں جو تغیرات واقع ہوتے ہیں یا ہوں گے ہم ان سے کماحقہٗ آشنا ہیں اور ہم آخری زمانے میں خروج فرمائیں گے اور ہمارا اظہار و غلبہ ہوگا

عربی زبان میں اظہار کے معنی ایسے غلبے کے ہوتے ہیں کہ جس میں فریق مخالف یا ضد کا وجود باقی نہ رہے کیونکہ غلبہ میں دشمن شکست کھا جاتا ہے مگر اس کا وجود باقی رہتا ہے مگر اظہار میں اس کا وجود ہی باقی نہیں رہتا جیسا کہ سورج ظاہر ہوتا ہے تو تاریکی کا وجود ہی باقی نہیں رہتا اسی طرح فرمایا کہ ہم آخری زمانے میں ظاہر ہوں گے

اس فرمان میں ایک تو ان کی اپنی ذات کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی ہے مگر اس میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ابدی حکومت کی پیشگوئی بھی ہے کیونکہ ان کی آمد بھی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دور حکومت میں ہونا ہے جس دور میں چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام اور ان کی پاک آل علیہم الصلوات والسلام کی حکومت ہوگی پاک خاندان علیہ الصلوات والسلام کی خوشیاں ہوں گی ، ان کے دکھوں کا ازالہ ہوگا اور دین حق

www.jamanshah.com

کا غلبہ و اظہار شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سے وابستہ ہے اس لئے ان کے زمانۂ حکومت کو شہنشاہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اپنا زمانہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کی حکومت ہی دراصل ہماری ابدی حکومت ہے

خلاقِ کائنات نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ اگر میں ان پاک ذوات علیہم الصلوات والسلام کو خلق نہ فرماتا تو میں زمین و آسمان حتیٰ کہ کسی چیز کو بھی خلق نہ کرتا (خلاصہ)

تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس طرح سے انہوں نے اپنی ظاہری حیات طیبہ آلام و مصائب میں گزاری کیا انہیں یہی دکھ اور امت ملعونہ کی طرف سے روا رکھی گئی سختیاں جھیلنے کیلئے ہی خلق فرمایا گیا تھا؟

حقیقت یہ ہے کہ ان کو ساری کائنات پر جس طرح باطنی تصرفِ کلی حاصل تھا بالکل اسی طرح انہیں ظاہراً بھی زمین و آسمان بلکہ تمام کائنات پر اقتدارِ کلیہ اِلٰہیہ حاصل ہونا چاہیئے تھا جو مختلف وجوہات کی بنا پر حاصل نہ ہوسکا......ان وجوہات پر بحث کی اس مختصر سی کتاب میں گنجائش نہیں ہے

اس لئے صرف چہاردہ معصومین علیہم الصلوات والسلام ہی نہیں بلکہ اس پاک خاندان کے ہر فرد کا یہ حق ہے کہ اسے دونوں جہانوں کا دائمی اور پر مسرت اقتدار حاصل ہو اور ان کو یہ حق اس وقت ملے گا کہ جب ہمارے شہنشاہِ معظم امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج ہوگا اسی بات پر عقیدۂ رجعت کی بنیاد قائم ہے اور فرمان ہے کہ جو ہماری رجعت کا قائل نہیں ہے وہ شیعہ ہی نہیں ہے

خلاقِ کائنات ہمیں وہ وقت جلد سے پیشتر دِکھائے کہ جب اس خاندان پاک علیہم الصلوات والسلام کا ہر فرد پوری کائنات پر ابدی اور پر مسرت شاہی کرے......آمین

بسم الله الكريم

﴿فرمان نمبر 8﴾

اَنَا الَّذِیْ سَالِفُ الزَّمَانِ وَخَارِجٌ وَظَاھِرٌ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں کہ جو زمان سے بھی پہلے کے ہیں اور ہم آخری زمانے میں ظاہر و غالب ہونے والے بھی ہیں

دوستو!

آئین سٹائن سے قبل مادے کے تین ڈائمنشن (Dimension) مانے جاتے تھے مگر آئین سٹائن نے یہ نظریہ دیا کہ زمان کی اپنی حیثیت ہے اور یہ بھی مادے کی ایک ڈائمنشن (Dimension) ہے اور اس نے کہا کہ وقت کی اپنی ایک رفتار ہے جو ایک لاکھ 86 ہزار میل فی سیکنڈ ہے

اگر انسان اس رفتار پر چلنے والے راکٹ ایجاد کرلے تو انسان زمان کو تسخیر کر سکتا ہے اور اگر انسان وقت کی رفتار سے چلنا شروع کردے تو ہزاروں سال سفر کرنے کے باوجود وقت اس کیلئے رکا ہوا ہوگا یعنی وہ اگر عین جوانی میں سفر شروع کرے تو ہزاروں سال سفر کرنے کے باوجود وہ جوان ہی رہے گا اور اس پر وقت کا کوئی اثر نہ ہوگا

اگر ہم اس سائنسی تھیوری کو تسلیم کرلیں جو دنیا کے عظیم ترین سائنس دان نے دی

ہے تو پھر ہمیں یہ بھی سوچنا ہوگا کہ جو ذوات اقدس علیہم الصلوات والسلام ما فوق الزمان ہیں ان پر وقت کا اثر کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ دیکھیں جب ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس دنیا میں ظہور فرمائیں گے تو وہ چالیس برس کے جوان کامل نظر آئیں گے جبکہ ان کی ظاہری عمر کئی صدیوں کی ہوگی وہ شیخ السن و شاب المنظر ہوں گے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ صاحب الزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں ان پر وقت کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا

سائنس کا یہ بھی ایک نظریہ ہے کہ اگر انسان وقت کے رفتار سے دہری رفتار پر سفر کرنا شروع کردے تو وہ ماضی میں اتر سکتا ہے اور ماضی کو اپنی آنکھوں سے حال جاری کی طرح دیکھ سکتا ہے

اس زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے اس پر روشنی پڑتی ہے تو اس کی ایک لاکھ چھیاسی ہزار تصویریں فضا میں فی سیکنڈ کے حساب سے جاتی ہیں اور اگر کوئی 90 سال کا بوڑھا انسان ایک سیکنڈ میں کسی ایسے سیارے پر چلا جائے کہ جو نوے نوری سال کے فاصلے پر ہو تو وہ انسان وہاں سے اپنے گھر کو دیکھے تو اپنے آپ کو پیدا ہوتا ہوا دیکھ سکتا ہے کیونکہ وہ اس کی پیدائش کے وقت کی تصاویر اس وقت وہاں پہنچ رہی ہوں گی اور وہ وہاں بیٹھ کر اپنی پیدائش سے بڑھاپے تک کے سارے حالات کو بہ چشم خود دیکھ سکتا ہے اس کے سامنے اس کا ماضی حال جاری کی طرح ہو جائے گا اور یہ بھی سائنس کا مسلمہ ہے کہ اس زمین سے کئی سیارے ایسے ہیں جو کھربوں نوری سال کے فاصلے پر ہیں اگر کوئی انسان ایک سیکنڈ میں وہاں پہنچ سکے تو کھربوں سال ماضی کے حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے

امام کائنات جناب جعفر الصادق علیہ الصلوات والسلام نے غلام ہندی سے گفتگو کی تو اس نے عرض کیا تھا کہ ایک ہندو عالم ہے جو طے الارض کرتا ہے اور وہ مہینوں کا سفر چند منٹوں میں کرتا ہے تو آپ نے فرمایا تھا کہ پھر تو عرب کا عالم اس سے بھی بڑا عالم ہے کیونکہ وہ سارے عالمین کی سیر بھی کر آیا ہے اور تمہارے سامنے سے غائب بھی نہیں ہوا

یہی سائنسی نظریہ ہی مان لیا جائے تو بھی ہمیں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کے صاحب الزمان ہونے کا مقصد سمجھ آ سکتا ہے اور ان کے لاتعداد فضائل صرف اس ایک نظریے کو تسلیم کرنے سے سامنے آ جاتے ہیں

دعا ہے کہ اب جلد سے جلد اس متصرفِ کائنات ذات کی ظاہری ابدی اور دائمی حکومت اِلٰہیہ کا دور آئے اور تمام کائنات پر محمد و آلِ محمد صلی اللہ علیہم الصلوات والسلام کی وہ ظاہری حکومت قائم ہو کہ جس کے متعلق احادیث میں بیان ہوا ہے کہ ایسی شاہی نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ ہی کسی ذہن میں ایسی شاہی کا کبھی تصور آیا ہے

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 9﴾

اَنَا مُنَادِیْ مَنْ مَکَانٍ قَرِیْبْ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی مکانِ قریب سے ندا دینے والے ہیں سورہ قٓ میں ارشاد ہے

☆واستمع یوم ینادی المنادی من مکان قریب ......

جس دن ایک ندا دینے والا مکانِ قریب سے ندا دے گا تو غور سے سننا

یہ منادی اس دن ہوگی جس دن ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج ذی العروج ہونا ہے اور اس دن سورج کے آئینے میں کمر تک ظاہر ہوکر امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام اپنے لختِ جگر کی آمد کا اعلان فرمائیں گے اور ساری دنیا کو اس طرح تعارف کروائیں گے کہ دنیا کا کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جسے معلوم نہ ہوجائے کہ آج شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج ہوچکا ہے

اور مومنین کو حکم ہے کہ وہ جب یہ آواز سنیں تو فوراً نصرت کیلئے دوڑیں چاہے برف پر گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ چل کر جانا پڑے انہیں وہاں پہنچنا چاہیے

یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جس وقت سورج سے اعلان ہوگا تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا اگر کوئی اس وقت توبہ کرنا چاہے گا یا اپنی اصلاح کرنا چاہے گا تو

اس وقت اسے موقعہ نہ دیا جائے گا بلکہ توبہ اور اصلاح کیلئے جو صدیاں دی گئی ہیں ان کے بعد کوئی گنجائش ورعایت نہیں ہوگی

ہمیں چاہیے کہ دورِ غیبت میں ہمیں جو مہلت دی گئی ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم اپنی کم از کم اس حد تک تو اصلاح کرلیں کہ کل جب پاک خروج ہو تو ہم اپنے شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا سامنا کرنے کے قابل تو ہوسکیں اور اپنے آپ کو اس حد تک تیار کرنا چاہیے کہ ان کے انصار میں شامل ہوکر ان کی نصرت کا شرف حاصل کرسکیں

دعا ہے کہ اب وہ پاک دور جلد از جلد شروع ہو کہ جس کی تمنا ہر مظلوم کے قلب مضطر میں صدیوں سے مچل رہی ہے اور ہر مظلوم نے اسی آس اور امید پہ ہر دکھ اور مصیبت پر صبر کیا ہے کہ ایک نہ ایک دن تو ہمارا منتقم حقیقی تشریف لائے گا جب ہمارے تمام آلام کا اِزالہ ہوگا

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 10

اَنَا صَیْحَةَ بِالْحَقِّ یَوْمُ الْخُرُوْجُ الّذِیْ لَا یَکْتِمُ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی حق کی وہ زوردار آواز ہیں جو خروج کے دن بلند ہونا ہے کہ جسے چھپایا نہیں جا سکتا ......

سورۃ قٓ کی متذکرۃ آیت آگے بڑھتی ہے تو فرمایا جاتا ہے کہ

☆یوم یسمعون الصیحة بالحق ذالك یوم الخروج......

فرمایا جس دن ایک مکان قریب سے ایک ندا دینے والا منادی کرے گا تو تم غور سے سننا جس دن سارے لوگ ایک حق کی زوردار آواز سنیں گے وہ خروج کا دن ہوگا ......اس آیت کے بارے میں امام صادق علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا

☆ ینادی المنادی باسم القائم عجل اللہ فرجہ الشریف و اسم ابیہ علیہ الصلوات والسلام

اس دن جو منادی ہوگی وہ ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام کی ہوگی اوران کی پہچان کیلیئے ان کے بابا پاک علیہ الصلوات والسلام کا نام پاک بھی تلاوت کیا جائے گا

اس منادی کے بارے میں کئی روایات ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ ایک منادی دن کے پہلے حصے میں ہوگی اس میں یہ کہا جائے گا کہ حق آیا اور باطل چلا گیا......

بروایتے دیگر منادی یہ ہوگی کہ حق امیر کائنات مالک ممکنات کے ساتھ ہے......

ایک روایت یہ ہے کہ منادی ایک نہیں کئی مرتبہ ہونا ہے، ایک منادی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے خروج کی ہوگی، دوسری منادی اس وقت ہوگی جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا لشکر جیش سفیانی کے مقابل ہوگا تو اس وقت اعلان ہوگا کہ حق امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے ساتھ ہے اور دوسری طرف سے ابلیس اعلان کرے گا کہ حق عثمان بن عنبسہ سفیانی کے ساتھ ہے، وہ دن بہت تغیر وتبدل کا دن ہوگا اس دن شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے کئی فوجی لشکر سفیانی میں شامل ہو جائیں گے اور سفیانی ملعون کے لشکر کے کئی جوان شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی فوج میں شامل ہو جائیں گے

امام صادق آل محمد علیہم الصلوات والسلام نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے ہماری نصرت کا عہد سارے انبیا علیہم السلام سے لیا تھا، فرمایا ان میں سے کثیر انبیا علیہم السلام وہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری نصرت نہیں کی اور وہ شہید ہوگئے اور جن کی نصرت کا میثاق ہوا تھا وہ آئمہ طاہرین علیہم الصلوات والسلام بھی شہید ہوگئے

فرمایا اب جب ہمارے آخری شہنشاہ بیٹے عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی دنیا پر آمد ہوگی تو سارے انبیا علیہم السلام ہماری نصرت کیلئے حاضر ہوں گے اور یہ آیت اسی دن کیلئے ہے کہ جب امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام اپنے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام کی ندا دیں گے تو سارے انبیا علیہم السلام اور دیگر انصارِ امام کائنات عجل اللہ فرجہٗ الشریف اپنے اپنے مزاروں سے کفن جھاڑتے ہوئے برآمد ہوں گے اور آ کر انصار میں شامل ہوں گے اس میں امم سابقہ میں سے بھی کئی جوان شامل ہوں گے ان میں اصحاب کہف

www.jamanshah.com

بھی نصرت کرنے کیلیئے حاضر ہو جائیں اور اسی طرح 12 افراد بنو اسرائیل سے آ کر شامل ہوں گے، اسی طرح ستر ہزار صدیق بھی شامل ہوں گے، تمام انصار کی تفصیل یہاں بیان نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ان کے مقام بعثت پر بات کی جاسکتی ہے یہاں تو صرف اتنا عرض کرنا تھا کہ جس صیحہ بالحق کا ذکر ہوا ہے وہ کیا ہے اور اب یہ تو آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ وہ ''صیحہ بالحق'' یعنی حق کی گونج دار آواز ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام پاک کی ہوگی مگر امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اس صیحہ بالحق کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ ہم ہیں

تو اب ہم سب کو مل کر دعا کرنا چاہیے کہ وہ حق کی گونج دار آواز فوراً سنائی دے تا کہ اس پاک فرمان کی عملی حقیقت ظاہر ہو...... اور سب سے زیادہ حق بنتا ہے ان مظلومین کا کہ جنہوں نے اسی پاک ذات کی خاطر تمام آلام ومصائب کو برداشت کیا اور ہر ظلم پر صبر بھی کیا تو دعا ہے کہ ان تمام مظلومین کے تمام مصائب کا بدلہ لینے والی پاک ذات فوراً سے بھی جلدی تشریف لا کر منبر عدل کو زینت بخشیں

﴿ آمین یارب العالمین ﴾

بسم الله الكريم

﴿فرمان نمبر 11﴾

اِنَا السَّاعَةُ الَّتِیْ لِمَنُ كَذَّبَ بِهَا سَعِیْرا()

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ساعۃ ہیں کہ جس نے اس کی تکذیب کی واصل جہنم ہوا

دوستو!

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ایک قرآنی نام پاک ''ساعۃ'' ہے جیسا کہ سورہ احزاب کی آیت ہے کہ

☆يسئلك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما يدريك لعل الساعة قريبا ......

فرمایا اے میرے پاک حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگ آپ سے ساعۃ کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو ان سے فرمادیں کہ ساعۃ کا کلی علم تو اللہ جل جلالہٗ کے پاس ہے اور یہ بات کون جانتا ہے کہ شاید ساعۃ تمہارے انتہائی قریب ہی ہو......

اس آیت اور اس جیسی بہت سی آیات کہ جن میں لفظ ساعۃ استعمال ہوا ہے ان کی تفسیر میں فرامین آئمہ طاہرین علیہم الصلوات والسلام ہیں کہ

☆القائم عجل اللہ فرجہٗ الشریف هو الساعة التی قال الله تعالیٰ يسئلونك عن الساعة ....

جس ساعة کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا وہ تو ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں......اسی طرح سورة الزخرف میں فرمایا

☆هل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتة و هم لا يشعرون ......

+قرآن سے دیکھنا ہے

منکرین بدنہاد یقین تو صورت حال سے تو سوائے ساعة کے کسی چیز کے منتظر نہیں ہیں کہ وہ ہی آکر انہیں درست کرے اور وہ تو اچانک ان کے سروں پر ٹوٹے گی اور انہیں اس کا شعور نہیں ہوگا......

اس آیت کے بارے میں امام محمد الباقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا

☆ هی ساعة القائم عجل اللہ فرجہٗ الشریف تاتيهم بغتة ......

وہ ''ساعة'' ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں جو ان کے سروں پر اچانک عذاب اِلٰہی بن کر نازل ہوں گے

شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے خروج کو ساعة اس لئے کہا گیا ہے کہ

یہ بھی قیامت صغریٰ ہے...... اس میں بھی حساب خلق ہونا ہے...... ظالمین کیلئے یہ دور بھی دورِ عذاب اِلٰہی ہے...... یہ بھی یوم بعثت ہے...... یہ دن بھی قبروں سے نکلنے کا دن ہے...... یہ دن بھی عادل حقیقی کے دربار میں حاضر ہونے کا دن ہے

یہ دن بھی ظالمین سے انتقام کا دن ہے...... یہ دن بھی زلزلہ عظیم کا دن ہے...... اس میں قیامت کی بہت سی خصوصیات پائی جاتی ہیں...... اسے بھی قیامت کی طرح مخفی رکھا گیا ہے...... اور اس کا دن مقرر کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ

☆ وکذب الوقاتون یعنی جولوگ اس کے وقت کا تعین کریں وہ جھوٹے ہیں ہاں اس کے کچھ علائم ہیں جو پورے ہوں گے تو خروج ہو جائے گا اور علائم کا بیان کرنا اس کے وقت کو مقرر کرنے کے مترادف نہیں ہے

اب یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ یہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ایک قرآنی اسم مبارک ہے اور امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہی وہ ساعت ہیں کہ جس کی تکذیب کرنے والا واصل جہنم کیا جائے گا یعنی اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ ہماری عین ذات ہو یا ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہوں کیونکہ ہم ایک ہی نور ہیں

☆اَوَّلُنَا مُحَمَّد وَ اَوْسَطُنَا مُحَمَّد وَ آخِرُنَا مُحَمَّد وَ کُلُّنَا مُحَمَّد

یہ وہ پاک حدیث ہے جو کہ مسلّمہ اور متفقہ بین الفریقین ہے اور اگر مالک حقیقی کے کرم سے اسی پاک فرمان پر عقیدہ راسخ ہو جائے تو ایسے پاک فرامین کو سمجھنا بہت ہی آسان ہو جاتا ہے صرف وسیع القلب ہونا ضروری ہے اور یہ صلاحیت مالک کل کے کرم سے ہی عطا ہوتی ہے کسبی نہیں ہے

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 12

اَنَا الّذِیْ اَقُوْمُ السَّاعَة

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی ہیں کہ جنہوں نے ساعة کو قائم کرنا ہے یعنی ہم ہی نے آخری زمانے میں خروج فرمانا ہے جیسا کہ اس قول کے تشریح میں فرمایا گیا ہے

☆قوله و علی یدی تقوم الساعة اشارة الی المهدی عجل اللہ فرجہ الشریف یحکم فی الارض زمانا طویلا

اس قول کا اشارہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی طرف ہے کہ انہوں نے اس دنیا میں ایک طویل عرصے تک حکومت کرنا ہے وہ طویل عرصہ اتنا طویل ہے کہ سوائے اللہ کے اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کب تک حکومت کرنا ہے کیونکہ یہ اللہ کی حکومت ہے

اغیار کے حوالے سے کئی روایات آئی ہیں کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف تین سال یا زیادہ سے زیادہ بارہ 12 سال تک حکومت کریں گے، اس کے بعد کوفے کی ایک بدبخت عورت کے ہاتھوں (خاکم بدہن) شہید ہونا پڑیگا نعوذ باللہ من ذالک الکفر اس نظریے کو میں نے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسمائے الحسنٰی کے تشریحی

www.jamanshah.com

خطبات میں تفصیل سے رد کیا ہے

یہاں اجمالی طور پر عرض کرنا چاہوں گا کہ اللہ جل جلالہٗ نے ابلیس کو وقت معلوم تک کی مہلت دی اور وہ وقت معلوم شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے خروج کا دن ہے اور بہت سے علمائے کرام نے ان احادیث کو جمع کیا جو رجعت کے ضمن میں ہیں اور ان کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے ان میں سے کئی ایک احادیث اس موضوع پر ہیں کہ ابلیس ملعون کے لشکر کے ساتھ آخری جنگ کس طرح ہوگی اور اس میں فرمایا گیا تھا کہ وہ جنگ دریائے دجلہ کے کنارے ہونا ہے اور اس میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے لشکر پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ وہ پسپا ہو رہے ہوں گے اور ان کی ایڑیاں دریائے دجلہ کے پانی سے تر ہو رہی ہوں گی عین اسی وقت شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت کیلئے لشکر ملکوت کے ساتھ نازل ہوں گے اور اس وقت ابلیس ملعون اپنی فوج سے کہے گا کہ اب بھاگو وہ سارے کہیں گے او ملعون اب تو ہم فتح کی طرف بڑھ رہے ہیں اور تو ہمیں فرار ہونے کا مشورہ دے رہا ہے تو وہ ملعون کہے گا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے......

☆ وجاء ربك ملك صفاً صفاً ...... کی تفسیر میں فرمایا گیا ہے کہ یہاں رب سے مراد شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو ان کے ساتھ ملکوت کے لشکر قطار اندر قطار اتریں گے اور ابلیس ملعون بدحواس ہو کر بھاگے گا اور وہ جناب اس ملعون کو ایک ضرب سے فی النار کر دیں گے

اب دیکھئے کہ ابلیس ملعون بھی نہیں رہا، سارے ظالمین فی النار ہو چکے ہیں، شرکا

وجود ہی نابود کر دیا گیا ہے اور پوری کائنات پر خیر ہی خیر ہے اور اس کے بعد ہزاروں لاکھوں برس تک خیر ہی کا راج رہنا ہے تو عین اس دور میں کوفے میں ایک بڑھیا ملعونہ کیسے بچ جائے گی؟

جو جملہ برائیوں کا محرک ہے وہ ابلیس ملعون ہے وہ بھی نہیں رہا تو اس ملعونہ کو کون ظلم کی طرف تحریک کرے گا؟ ایسے ہزاروں سوالات ہیں جن پر اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ بات شیعوں کو ملک آل محمد علیہم الصلوات والسلام سے مایوس کرنے کی ایک سازش کے ماتحت گھڑی گئی ہے تاکہ شیعوں میں اس بات کو مشہور کیا جائے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے صرف چند سال حکومت کرنا ہے اور اس کے بعد بھی پہلے جیسا وقت آجائے گا اور ایک بڑھیا ملعونہ کے ظلم سے وہ بھی اپنے حبیب حقیقی جل جلالہٗ کی طرف لوٹ جائیں گے تم اتنی کڑی محنت کیوں کرتے ہو؟ صدیوں کا انتظار اور اس میں مصائب پر صبر اور اپنی جان کو خطرات میں ڈالنا وہ بھی صرف چند برسوں کی حکومت کیلئے ...... یہ عقلمندی نہیں ہے

یہ دشمن کا پروپیگنڈا ہے کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی حکومت بھٹو اور ضیا کی حکومت کی طرح چند برس کی ہوگی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ملک آل محمد علیہم الصلوات والسلام اللہ جل جلالہٗ کی حکومت کا زمانہ ہے اور اس کی مدت کسی کو معلوم نہیں ہے

میں نے اس پر ایک خطبہ دیا تھا کہ جو ایسی روایات ہیں کہ جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ پہلے یہ عرصۂ حکومت کم مقرر ہوا تھا اور خروج کا وقت 61 ہجری روز عاشور مقرر ہوا تھا اور اسی دن خروج ہو جانا تھا مگر اس میں شیعوں کے ساتھ نہ دینے کی وجہ سے واقعہ کربلا پیش آیا اور بطور سزا خروج کے وقت کو مؤخر کیا گیا تھا اور اس

کے ساتھ ہی اسے دعا سے مشروط بھی کر دیا گیا تھا اور فرمایا گیا تھا کہ اگر سارے مومنین مل کر دعا کریں گے تو خروج جلدی ہوگا اور اگر دعا نہیں کریں گے تو پھر یہ اپنے مقررہ وقت پر ہوگا

ان روایات کی میں نے شرح کی تھی مگر یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے ہاں اتنا عرض ضرور کروں گا کہ یہ جو امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہی آخری زمانے میں خروج فرمانے والے ہیں اور ہم ہی نے ملک آل محمد علیہم الصلوات والسلام کو قائم فرمانا ہے...... اس فرمان میں بھی یہی تصور دیا گیا ہے کہ ہم اور ہمارے لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف ایک ہی ہیں یہاں دوئی کا کوئی تصور نہیں ہے

بسم الله الکریم

فرمان نمبر 13

اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَت فِی الدُّنْیَا

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جو اس دنیا میں ہر زبان میں کلام فرمانے والے ہیں

دوستو!

آپ کتب اٹھا کر دیکھیں کبھی بھی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے بارے میں آپ کو نہیں ملے گا کہ انہوں نے دنیا کی ساری زبانوں میں کلام فرمایا ہو بلکہ اس کا مظاہرہ بھی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے زمانے ہی میں ہونا ہے

جیسا کہ ہمارے کتب غیب میں ہے کہ جس دن شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج و ظہور پرنور رہونا ہے اس دن آسمان سے دو ندائیں آئیں گی ایک جناب جبریل علیہ السلام نے عالم خلق کو آگاہ کرنا ہے اور دوسری ندا جناب امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے دینا ہے ان کے بارے میں ہے کہ

☆ینادی مناد من السماء باسم القائم عجل اللہ فرجہٗ الشریف و یسمع مابین المشرق الی المغرب والرقد الا قام و القائم الا قعد والالقاعد الا قام علی رجلیه من ذالك الصوت حتی تسمع فتاة فی خدرها ......

ایک منادی آسمان سے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے نام پاک کی منادی کرے گا

www.jamanshah.com

جومشرق سے مغرب تک سب لوگ سنیں گے اور اس کا اثر یہ ہوگا کہ جو سو رہا ہوگا وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھے گا اور جو کھڑا ہوگا وہ خوف سے بیٹھ جائے گا اور جو بیٹھا ہوگا وہ اپنے کانپتے ہوئے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ جو صاحب پردہ دوشیزہ بھی اسے سنے گی تو اسے پردے کا ہوش نہ رہے گا اور وہ گھبرا کر حرم سے باہر آ جائے گی

☆هذا النداء يعم اهل الارض و يسمع اهل كل لغة بلغتهم ...... يسمع كل قوم بلسان هم

یہ منادی عام ہوگی جسے ہر زبان کا آدمی اپنی زبان میں سمجھے گا اور ہر قوم اس منادی کے الفاظ اپنی اپنی زبان میں سنے گی

یہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے خروج کی منادی ہوگی جو سب سے پہلے امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے سورج سے ظاہر ہو کر فرمانا ہے اور ان کے بعد جناب جبریلؑ نے یہ منادی کرنا ہے

یہاں ایک اور وضاحت بھی کرتا چلوں کہ یہ فرمان جو ہے کہ ☆يسمع كل قوم بلسان هم یعنی ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی اس کے ایک تو وہی معنی ہیں کہ جو منادی ہوگی اسے ہر آدمی اپنی مادری زبان میں سنے گا اور سمجھے گا مگر لفظ قوم سے ایک اور معنی میں تبادر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر قوم کے خطبا اور علما وشعرا یعنی قوم کے جو ترجمان لوگ ہوتے ہیں انہیں بھی عربی میں لسان القوم کہا جاتا ہے یعنی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی آمد سے قبل ان کے نام پاک کی منادی اور تبلیغ ہر قوم کے معززین ومقررین اپنے اپنے انداز میں کریں گے ......

www.jamanshah.com

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے جتنے مکتبۂ فکر یا (School of Thought) سکول آف تھاٹس ہیں ان سب کے علمائے کرام آج اپنے اپنے مقلدین کو یہی بتاتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے اور آنے والی ذات اب آ رہی ہے اسی طرح ہندو ہیں تو ان کے پنڈت اور مقررین آنے والے کالنکی اوتار کا ذکر کر رہے ہیں حتیٰ کہ نیپال سکم اور بھوٹان میں تو اس آنے والے شہنشاہ کے سفید گھوڑے پر سوار بت کی پوجا تک ہونے لگی ہے

گویا ہر قوم میں ان کی زبانیں ہی منادی کر رہی ہیں......اس پاک فرمان کا ایک مطلب یہ بھی تو ہوسکتا ہے...... واللہ اعلم بالصواب

www.jamanshah.com

بسم الله الکریم

﴿فرمان نمبر 14﴾

اِنَا مُخْرِجُ الْمُؤمِنِیْنُ مِنَ الْقُبُورُ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی وہ ذات ہیں کہ جنہوں نے قبروں سے مومنین کو اٹھانا ہے

دوستو!

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج ہونا ہے تو اس وقت سارے مومنین کو دوبارہ اس دنیا میں بلایا جائے گا اور جو مومنین یہ دعا کرتے رہے ہوں گے کہ ہمیں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دور میں دوبارہ زندہ کیا جائے اور ہم ان کی نصرت کریں اور ان کے اجداد مظلومین علیہم الصلوات والسلام کے انتقام میں ان کی نصرت کریں اور ظالمین کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو انہیں قبروں سے اٹھایا جائے گا...... اسی لئے دعائے عہد اور اس جیسی دیگر ادعیہ میں ہمیں یہ دعا تعلیم کی گئی ہے کہ تم بارگاہ ایزدی میں عرض کرو کہ

☆اللھم ان حال بینی و بینہ الموت الذی جعلتہ علی العباد حتمی مقضی فاخرجنی من قبری موتزراً کفنی شاھراً سیفی مجرد قناتی ملبیاً دعوۃ الداعی ......یعنی اے رب ذوالجلال والاکرام اگر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ

www.jamanshah.com

فرجۂ الشریف کے خروج اور میرے مابین تمہاری وہ موت حائل ہو جائے جسے تیری ذات نے ساری مخلوق کیلئے حتمی و یقینی قرار دیا ہے تو پھر جب خروج ہو تو مجھے اپنی قبر سے اس طرح نکالنا کہ میں کفن جھاڑتا ہوا قبر سے باہر نکلوں اور میرے ہاتھ میں نصرت کیلئے ایک لہراتی ہوئی تلوار آب دار ہو اور میرے ہاتھ میں دشمن کے سینے میں اتر جانے والا نیزہ ہو اور میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کی آواز پر لبیک لبیک کہتا ہوا دشت و جبل میں دوڑتا ہوا جا کر حاضر بارگاہِ قدس ہوں

یہ دعا اس لئے تعلیم ہوئی ہے کہ جب ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کا خروج ذی العروج ہوگا تو وہ سقف کعبہ پر جلوہ آرا ہوں گے اور وہاں سے ایک آواز دیں دیں اے گروہ نقبا تم فوراً پہنچو اس کے ساتھ ہی 313 اصحاب قدسی حرم کعبہ میں پہنچ جائیں گے، اس کے بعد پھر جب شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجۂ الشریف جبل رضوی سے واپسی پر کوہِ فاران پر تشریف لے جائیں گے وہاں اپنے انصار قدسی کو ندا دیں گے اس وقت کوہِ فاران پر دس ہزار انصارِ قدسی حاضر ہو جائیں گے جو قبروں سے نکلیں گے اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کی نصرت میں پہنچ جائیں گے جن کے بارے شہزادہ عبدالعظیم علیہ السلام کی حدیث میں ہے کہ

☆ھو عشرة آلاف رجل خرج باذن الله ...... انہی کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں ہے'' خداوند کوہِ فاراں پر جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسی اس کے ساتھ ہیں'' یعنی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف نے مومنین کو قبروں سے بلانا ہے اور انہیں نصرت کا موقعہ عطا فرمانا ہے مگر شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی ہیں جو مومنین کو قبروں سے نکالنے والے ہیں

بسم الله الکریم

فرمان نمبر 15

اَنَا الّذِیْ کَسَوتُ العِظَامَ لَحْماً

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی ہیں جو ہڈیوں کو گوشت کی چادر بخشتے ہیں ویسے تو یہ فرمان عمومی ہے کیونکہ شکم مادر میں نطفے کو علقہ و مضغہ وغیرہ میں تبدیل کرنا ملکوت کا کام ہے مگر اس میں جو نور کارفرما ہوتا ہے وہ ہر زمانے کے امام کا ہوتا ہے اور آخرت میں قبروں سے نکالنے کیلئے انہیں دوبارہ زندہ کرنا ان کی ہڈیوں پر گوشت پوست چڑھانا یہ کام بھی نور امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ہوتا ہے

مگر اس کا مظاہرۂ خاص اسی وقت ہوگا جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اپنے اصحاب خاص وانصارِ خاص کے بعد ان تمام مومنین انصار کو طلب فرمائیں گے جو دنیا سے حسرت انتصار لے کر رخصت ہوئے ہوں گے تو اس وقت بعض مومنین کے اجسام واجساد تو اپنی اصلی حالت میں ہوں گے مگر بعض کی قبروں میں ہڈیاں ہوں گی اس وقت ان پر ایک بارش ہوگی جو چالیس دن تک برستی رہے گی جس کی وجہ سے مومنین کی ہڈیوں پر گوشت اس طرح اگے گا جیسا پانی سے سبزہ اگتا ہے

یہ بارش جمادی اول کے دوسرے عشرے سے شروع ہوکر جمادی الثانی کے تیسرے عشرے تک جاری رہے گی اور اس کے بعد جمادی الثانی کے آخر سے

رجب کے مہینے تک دشمنانِ حق کے خلاف جو جنگ ہونا ہے اس میں ان مومنین کو نصرت کا موقعہ دیا جائے گا اس بارش کی وجہ سے وہ مومنین اس عالم عنصریہ میں ڈھل جائیں گے اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی نصرت کریں گے اور اس موضوع پر شہنشاہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کے چند اشعار بھی ہیں جیسا کہ فرمایا تھا

العجب ثم العجب بین الجمادی والرجب

یعنی کتنی عجیب بات ہے دیکھئے کتنی عجیب بات ہے کہ جمادی الثانی اور رجب کے درمیان ایک جنگ میں مردے زندوں کو قتل کررہے ہیں اس میں خصوصی طور پر چند اصحاب کا ذکر بھی ہے کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ضرارہ ابن اعین علیہ السلام کس طرح جنگ کررہے ہیں اور جناب سلمان علیہ السلام پاک کس طرح شمشیرزنی فرمارہے ہیں جناب ابو دجانہ بن خراش تمیمی علیہ السلام کس طرح دشمن کی گردنیں اڑا رہے ہیں جناب مالک اشتر علیہ السلام کس طرح تلوار آبدار کے جوہر دکھا رہے ہیں جناب ہاشم مرقال علیہ السلام کس طرح کشتوں کے پشتے لگا رہے ہیں اسی طرح مختلف اصحاب کے بارے میں مختلف ائمہ اطہار علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہے کہ فلاں کس طرح آئے گا کیا کرے گا وغیرہ وغیرہ

میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام ان فرامین سے یہ حقیقت کھولنا چاہتے ہیں کہ ہم اور ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف میں کوئی فرق نہیں جس طرح اللہ جل جلالہٗ ان کے افعال کو بلا تکلف اپنی ذات سے منسوب کر دیتا ہے اسی طرح امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام اپنے لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے کاموں کو اپنی ذات سے نسبت دے کر آگاہ فرمانا چاہتے ہیں کہ ہم ایک ذات ہیں

www.jamanshah.com

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 16

اَنَا الّذِیْ یُصَلّیِ فِیْ آخِرُالزَّمانِ عِیسیٰ علیہ السلام فِیْ خَلْفِیْ

شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ وہ ہم ہی ہیں کہ جن کی اقتدیٰ میں آخری زمانے میں جناب عیسیٰ علیہ السلام نے نماز ادا فرمانا ہے

اب یہ تو آپ سارے جانتے ہی ہیں کہ برادران اہل سنت اور اہل تشیع سارے ان احادیث پر متفق ہیں کہ جن میں فرمایا گیا تھا کہ آخری زمانے میں جناب عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی اقتدیٰ میں نماز ادا فرمانا ہے

جس وقت ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف حرم کعبہ میں اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو یاد فرمائیں گے تو وہ آنِ واحد میں حرم کعبہ میں پہنچ جائیں گے جیسا کہ

☆اینما تکونوا یاتی بکم الله جمعیا......

کی تفسیر میں فرمایا گیا تھا کہ یہ ہمارے آخری شہنشاہ بیٹے عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ہے کہ جب وہ اپنے اصحاب کو ندا دیں گے تو وہ اس طرح عود کر آئیں گے جیسے ماہِ آذر کے بادل سرعت سے پہنچ جاتے ہیں...... یہ نماز صبح کا وقت ہوگا

اس وقت جناب منصور تمیمی سلام اللہ علیہ جو بعد میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ایک دستے کے علمبردار بھی ہوں گے وہ جناب اقامت کہیں گے عین اس وقت جناب

عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے ایک بادل نما کسی چیز پر سوار ہو کر اترتے ہوئے نظر آئیں گے اور ان کے جسم پر دو زرد رنگ کی چادر ہو گی کیونکہ حرم میں آنے کیلئے احرام کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ احرام میں تشریف لائیں گے مگر ان کا احرام زرد رنگ کے کپڑے کا ہو گا اور وہ تازہ غسل زیارت کر کے آئیں گے کیونکہ چاہے کوئی آسمان پر رہنے والا نبی ہی کیوں نہ ہو زیارت امام وقت کیلئے اس پر بھی غسل لازم ہوتا ہے اس لئے جناب عیسیٰ علیہ السلام غسل زیارت کر کے اس جلدی سے آئیں گے کہ ان کی شانوں پر بکھری ہوئی زلفوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اور آ کر ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے قدم بوس ہوں گے جب یہ تشریف لائیں گے تو اقامت ہو چکی ہو گی اور نماز کی صفیں استوار ہو چکی ہوں گی جب یہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی قدم بوسی کریں گے تو آپ فرمائیں گے......

☆ تقدم یا روح اللہ ......اے روح اللہ آپ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں وہ جواباً ادب سے سر جھکا کر عرض کریں گے......

☆انتم اھل البیت لا یتقدمکم احداً...... آپ اہل بیت نبوت سے ہیں آپ کے آگے تو کوئی کھڑا ہو ہی نہیں سکتا یہ آپ ہی کا منصب ہے میں تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے حاضر ہوا ہوں، اس کے بعد شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف انہیں نماز پڑھا دیں گے......اس واقعہ کے بارے میں امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام فرماتے ہیں کہ ہم وہ ہیں کہ جن کے پیچھے آخری زمانے میں جناب عیسیٰ علیہ السلام نے نماز ادا کرنا ہے...... یہ فرمان بھی اس وحدتِ ذاتیہ کا ترجمان ہے

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 17

انَا عَصَاءُ الْكَلِيْم وَبِهِ آخذ بِنَاصِيَّةِ الْخَلْقِ اَجمعِينِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے وہ عصائے معجزادا ہم ہیں جو پوری مخلوق کی پیشانی کے بالوں کو پکڑنے والا ہے یعنی جس سے پوری مخلوق کی پیشانیوں پر پہچان کی مہر لگائی جائے گی ......سورہ طٰہٰ میں جناب موسیٰ علیہ السلام کا اللہ جل جلالہٗ سے ایک مکالمہ ہے، خالق کائنات نے دریافت فرمایا ہے

☆ ماتلك بيمينك يا موسیٰؑ ؟ قال هى عصاى اتوكوا عليها ......الخ

اس کی تفسیر میں مظہر علم اِلٰہی سرکار ابوجعفر یعنی امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ یہ عصا جناب آدم بہشت سے لائے تھے پھر سارے انبیا واوصیا سے ہوتا ہوا جناب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا اور اس وقت وہ ہمارے پاس ہے اور یہ ایک دن ہمارے آخری لخت جگر امام آخرالزمان عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے تصرف میں ہوگا اور وہ اس سے وہی کام لیں گے جو جناب موسیٰ علیہ السلام نے اس سے لئے ...... اب پھر وہ فرمان دیکھئے کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا...... وہ عصا ہم ہیں

اب یہاں ایک عرفانیاتی نظریہ پیش کرتا ہوں کہ عصا کے معنی لاٹھی کے ہوتے ہیں اور لاٹھی کا لفظ ایک علامتی لفظ بھی ہے جس کے معنی ہیں سہارا، کمزور کی آخری

آس، آخری بھروسہ، اور لاٹھی کو طاقت کی علامت بھی مانا جاتا ہے جیسا کہ ہم محاورۃً کہتے ہیں ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' وغیرہ...... اسی طرح ہماری زبان میں بھی کہا جاتا ہے جوان بیٹا ضعیفی کا ''عصا'' ہوتا ہے سرائیکی میں کہتے ہیں کہ اساں تاں تہاڈی ٹیک تے ٹردے ودے ہیں یعنی یہاں لاٹھی سہارے کی علامت کے طور پر لائی گئی ہے

اسی طرح یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام جناب موسیٰ علیہ السلام کیلئے ایک سہارے کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کیلئے تو کیا ہر نبی علیہ السلام کیلئے ایک کامل سہارا اور ان کی قوتِ روحانی کے سرچشمہ آپ اور آپ کے لخت جگر شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی ہیں جیسا کہ ارشاد قدرت

☆لو ان لی بقوۃ او آوی الی رکن الشدید ......

جب جناب لوط علیہ السلام کو ان کی امت نے گھیر لیا تو انہوں نے یہ فقرے ادا کئے کہ کاش آج میرے لئے قوۃ ہوتی یا میں رکن شدید کی پناہ میں ہوتا ...... اس کی تفسیر میں فرمایا گیا ہے کہ جناب لوط علیہ السلام نے جس قوت کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں اور رکن شدید ان کے تین سو تیرہ اصحاب ہیں جن کی پناہ کی تمنا جناب لوط علیہ السلام رکھتے تھے...... ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا ایک اسم قرآنی ''قوۃ'' بھی ہے جس کے بارے میں میں نے اپنی کتاب نہج المعرفت میں بہت تفصیل سے بات کی ہے یہاں صرف اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اللہ جل جلالہٗ کی قوۃ کا مظہر ہمارے شہنشاہ زمانہ ہیں اور قوۃ پروردگار شہنشاہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام اور ان کی پاک اولاد اطہر علیہم الصلوات والسلام ہے

www.jamanshah.com

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 18

اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا اس امت کے ذوالقرنین ہم ہیں
قرآن کریم میں سورہ کہف میں فرمایا گیا ہے......

☆ و يسئلونك عن ذی القرنین ......

یعنی لوگ آپ سے ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرتے ہیں ...... جناب عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ہم نے شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا......

☆ ان ذوالقرنين كان عبدا صالحا جعله الله حجة الله علىٰ عباد......

فرمایا جناب ذوالقرنین عبادِ صالحین میں سے تھے اور انہیں اللہ جل جلالہ نے اس زمانے کی مخلوق پر حجت قرار دیا تھا اور انہیں حکم ہوا کہ قوم کی ہدایت فرمائیں
پس انہوں نے قوم کو اللہ جل جلالہ کی وحدانیت کی دعوت دی اور انہیں تقویٰ کا راستہ دکھایا مگر امت نے انہیں شہید کرنے کی غرض سے ان کے سر پر دائیں طرف تلوار کی ضرب لگائی اور وہ غائب ہوگئے ایک طویل عرصہ وہ غائب رہے تاینکہ کہنے والوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں

وہ ایک طویل عرصہ کے بعد پھر ظاہر ہوئے، لوگ انہیں دیکھ کر حیران ہوئے اور انہوں نے دوبارہ توحید کی طرف بلایا اور تقویٰ کی دعوت دی مگر ظالم امت نے پھر وہی طریقہ اختیار کیا اور انہیں سر کے بائیں طرف ضرب لگائی جس کے بعد وہ پھر غائب ہوئے ...... ان کی پہلی غیبت چھوٹی تھی مگر دوسری غیبت کافی طویل تھی جب وہ دوسری غیبت کے بعد ظاہر ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے انہیں روئے زمین کی حکومت عطا فرمائی اور دنیا کا کوئی قطعہ ایسا نہیں جہاں ان کے قدم نہ پہنچے ہوں اور جہاں ان کا حکم نہ چلا ہو وہ مشرق و مغرب تک کے حاکم ہوئے اور انہوں نے ایک طویل عرصے تک حکومت کی اس کے بعد فرمایا

☆سیجری سنته فی القائم عجل اللہ فرجہ الشریف من ولدی فیبلغ شرق الارض و غربها ......الخ

یہ سنت ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف میں بھی جاری ہوگی اور وہ بھی اپنی غیبت کبریٰ کے بعد روئے زمین کے حاکم ہوں گے اور ان کی حکومت بھی مشرق سے مغرب تک قائم ہوگی اور اللہ جل جلالہ ان کیلئے ساری زمین کے خزانے ظاہر فرمادے گا اور ان کی رعب و ہیبت اِلٰہی سے تائید فرمائے گا......

☆ فیملاء الارض عدلا و قسطا کما ملئت جوراً و ظلما......

اور اس دنیا کو عدل و قسط سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح یہ دنیا ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی

ایک طرف یہ فرمان ہے کہ اس امت کے ذوالقرنین ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں اور دوسری طرف امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کا یہ فرمان ہے کہ اس امت

کے ذوالقرنین ہم ہیں یعنی وہ چاہے آخری امیر ہوں یا اولین اس میں فرق نہیں ہے جو بات آخری کی ہے وہ ہم سب کی ہے کیونکہ ان کی حکومت ہماری حکومت ہے، ان کی محبت ہماری محبت ہے، ان کے ساتھ جو رویہ رکھا جائے گا وہ ہمارے ساتھ شمار ہوتا ہے

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 15-06-2001

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 19

اَنَا قَائِمٌ بِالْقِسْطِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ''ہم ہی قسط کو قائم فرمانے والے ہیں''
اس کا ایک ترجمہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم قسط کے ساتھ خروج فرمانے والے ہیں
دوستو!
یہ بات بھی آپ کو شاید معلوم ہے کہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے چھ سو سے زیادہ اسماء الحسنٰی ہیں اور ان میں سے ایک اسم مبارک ہے ''قسط عجل اللہ فرجہ الشریف'' اگر ہم اس حوالے سے دیکھیں تو اس فرمان سے یہی اخذ ہوتا ہے امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام یہی فرمانا چاہتے ہیں کہ وہ ہم ہی ہیں جنہوں نے اپنے لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کے ساتھ خروج فرمانا ہے اور ان کے خروج وحکومت اِلٰہیہ کو ہم ہی نے قائم کرنا ہے یا اللہ جل جلالہ کی حکومت کے قیام میں ہم ہی نے اہم رول ادا فرمانا ہے

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 20﴾

اَنَا الّذِیْ اَمْلاءُ الْاَرْض قِسْطاً وّ عَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً بِسَیْفِیْ ھَذَا

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے اپنی پاک ذوالفقار (جو عرش سے نازل ہوئی تھی) پر اپنا دست قدرت رکھ کر فرمایا کہ ہم ہی وہ ذات اقدس ہیں کہ جنہوں نے اس تلوار سے اس زمین کو اس طرح قسط و عدل سے بھر دینا ہے جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی

دوستو!

آپ نے دیکھا کہ گذشتہ فرمان میں یہ فرمایا گیا تھا کہ ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجۂ الشریف نے آکر اس دنیا کو قسط و عدل سے اس طرح پر کر دینا ہے جس طرح یہ ظلم و جور سے لبریز ہوگی

☆ فیملاء الارض عدلا و قسطا کما ملئت جوراً و ظلما......

کسی چیز کو نقطہ اعتدال پر لانا قسط ہوتا ہے جیسا کہ کلام اِلٰہی میں فرمایا گیا ہے

☆ و اقیموا الوزن بالقسط و ولا تخسرالمیزان ......

یعنی وزن کو نقطۂ اعتدال پر قائم کرو اور میزان میں ڈنڈی نہ مارو

یہاں ایک بات اور بھی کرتا چلوں کہ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ جہاں ظلم کی

تعریف کی گئی ہے تو فرمایا گیا ہے کہ کسی چیز کو اس کا حقیقی مقام نہ دینا ظلم ہوتا ہے اسی طرح جرائم ہوں یا گناہ تو ان میں سے کچھ گناہ ماضی میں رائج ہوتے ہیں اور کچھ گناہ ایجاد کئے جاتے ہیں جو گناہ ماضی سے رائج ہوں انہیں عرف میں فسق کہتے ہیں اور جو گناہ نئے ایجاد کیے جائیں انہیں فجور کہتے ہیں جیسا کہ ''فجرۃ العیون'' کی اصطلاح سے بھی ظاہر ہے کہ کسی بری چیز کا پھوٹ نکلنا فجور ہوتا ہے اور جو بے اعتدالیاں معاشرتی ہوں انہیں جور کہا جاتا ہے اور جور کی ضد ہے قسط یعنی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اس دنیا پر ایک تو شرعی بے اعتدالیوں کا خاتمہ کرنا ہے، دوسرا ان طبقاتی، لسانی، نسلی اور جغرافیائی سرحدوں کا خاتمہ کر کے عین اِسلامی حدوں کا قیام فرمانا ہے جس میں امت امت ہو جائے گی، آل آل ہو جائے گی، ظالم ظالم کا درجہ پالے گا، اور متقی کو اکرام مل جائے گا

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 21﴾

اَنَا صَاحِبَ الطُّوْر۔ اَنَا مُکَلِّمَ المُوسیٰ علیہ السلام مِن شَجَرَۃً عَلٰی الطُّوْر

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی صاحب طور ہیں ...... اسی طرح ایک اور خطبے میں فرمایا کہ جناب موسیٰ علیہ السلام سے جس نے شجر طور میں سے کلام فرمایا تھا وہ ہم ہی ہیں

دوستو ایک طرف تو یہ فرمایا اور دوسری طرف خود ہی اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ہمارے شہنشاہ بیٹے عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے تشریف لانا ہے اوران کی آمد کی کئی علامات ہیں، اس کے بعد آپ نے وہ علامات بیان فرمائیں اوراس کے بعد فرمایا کہ جب یہ علامات پوری ہوجائیں تو ......

☆فتوقعوا ظهور مكلم موسیٰ من الشجرة على الطور فيظهر هذا ظاهر مكشوف ......

تو پھراس وقت اس ذات کے ظہور کی توقع رکھنا کہ جس ذات نے جناب موسیٰ علیہ السلام سے طور پر شجر طیبہ میں سے کلام فرمایا تھا

جناب موسیٰ علیہ السلام سے جو کلام ہوا وہ آج بھی کلام اِلٰہی میں موجود ہے جیسا کہ

ارشاد ہے کہ جب جناب موسیٰ علیہ السلام وادی سینا میں پہنچے تو ایک شجر کو منور دیکھا یہ حیران ہو گئے کہ یہ کیا بات ہے؟ اس درخت کو آگ بھی لگی ہوئی ہے اور جل بھی نہیں رہا...... یہ اسی طرح حیرت زدہ کھڑے رہے پھر سوچا آگے جا کر دیکھیں کہ کیا معاملہ ہے جونہی ایک قدم آگے بڑھایا اس شجر میں سے آواز آئی

☆ فخلع نعليك انك بالودى المقدس طوىٰ ......

جناب آپ اس وقت وادی مقدس طویٰ میں پہنچ چکے ہیں اس لئے اپنے جوتے اتار دیجئے ...... جناب موسیٰ علیہ السلام نے جوتے اتار دیئے اور آگے بڑھے آواز آئی ......☆ یا موسیٰ انی انا ربك ......اے موسیٰ علیہ السلام میں تمہارا رب تم سے بات کر رہا ہوں ...... یہ سن کر جناب موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا میرا کون سا رب؟

آواز آئی ......☆ یا موسیٰ انی انا الله رب العالمین ......

نہیں پہچانا میں وہ اللہ جل جلالہٗ بول رہا ہوں کہ جو عالمین کا رب ہے ...... یہ سن کر جناب موسیٰ علیہ السلام زمین پر سجدہ ریز ہو گئے

آپ نے دیکھا کہ شجر طور سے ایک کلام ہوا اور اسے جناب موسیٰ علیہ السلام نے سنا اور اس طور والی ذات سے بات بھی کی جس کی وجہ سے کلیم لقب پایا مگر یہاں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہٗ بلا واسطہ کسی سے صوتی کلام نہیں فرما سکتا بلکہ اسے اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کیلئے ایک وسیلے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہی وسیلہ جب کلام کرتا ہے تو وہ اللہ جل جلالہٗ کا کلام شمار ہوتا ہے ورنہ اگر اللہ کلام فرمانا شروع کر دے تو وہ ''وہ'' نہ رہے گا کیونکہ فی الحقیقت وہ ذات کلام سے منزہ و پاک اور ارفع و اعلیٰ ہے

نتیجہ گفتگو یہ ہے کہ امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے دونوں حقیقتوں کو واضح فرما دیا ہے کہ ایک تو طور پر اللہ جل جلالہٗ کلام نہیں فرما رہا تھا، دوسرا یہ کہ کلام فرمانے والی ہمارے نور کی وحدت مطلقہ ہی تھی جس سے جناب موسیٰ علیہ السلام کا رابطہ ہوا تھا

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 22﴾

اَنَا الّذی یُملکِنیَ اللّٰہُ شَرق الاَرْضِ وَ غَرَبھِاَ مِن طَرْفَۃُ عَینِ وَ لمَحِ الْبَصَرِ ......

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ذات ہیں کہ جنہیں پلک چھپنے میں پوری دنیا کا مشرق تا مغرب مالک بنا دیا جاتا ہے

ویسے تو اس پاک گھر کی باطنی حکومت ازل سے ابد تک قائم ہے مگر ظاہری حکومت شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دور حکومت میں ظاہر ہونا ہے جس کے بارے میں بہت ساری احادیث بیان ہوئی ہیں کہ شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی حکومت کا قیام آن واحد میں ہونا ہے اور کئی احادیث میں یہ الفاظ ہیں ......

☆ یصلح اللہ عزوجل امرہ فی لیلۃ واحدۃ

یعنی ان کی حکومت کی ایک ہی رات میں راہ ہموار ہو جانا ہے اور وہ ایک ہی رات میں مشرق سے لے کر مغرب تک کے حاکم تسلیم کر لئے جائیں گے اور کوئی ان کی حکومت کے راستے کا پتھر نہیں بن سکے گا

www.jamanshah.com

بسم الله الکریم

فرمان نمبر 23

اَنَا صَاحِبُ الْغَیْثِ بَعْدَ الْقُنُوْطْ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ رحمت کی جو بارش لوگوں کی مایوسی کے بعد نازل ہوتی ہے وہ بارش نازل کرنے والے ہم ہیں

دوستو!

کلام اِلٰہی میں لفظ غیث دو ہی مرتبہ وارد ہوا ہے اور دونوں مرتبہ اس سے مراد شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے

☆ ان الله عنده علم الساعة و ینزل الغیث ......ساعۃ کا علم یقیناً اللہ ہی کے پاس ہے اور غیث کے نازل ہونے کا علم بھی اسی کے پاس ہے

دوسرے مقام پر فرمایا ہے...... ☆ هوالذی ینزل الغیث من بعد ماقنطوا و ینشر رحمته وهو الولی الحمید

وہ وہی تو ہے کہ جو غیث کو اس وقت نازل فرماتا ہے جب لوگ اس غیث رحمت سے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں اور وہ اپنی رحمت کو فراواں کر دیتا ہے کیونکہ وہ ولی بھی ہے اور حمید بھی ہے

اب اس میں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دوسرے ’’ھو‘‘

کی ضمیر نازل کرنے والے کی طرف بھی راجع ہوسکتی ہے اور غیث کی طرف بھی اور اس طرح یہ غیث کی صفات ہوسکتی ہیں کہ وہ ولی بھی ہے اور حمید بھی ہے

☆قال امیرالمومنین علیہ السلام انتظروا الفرج ، و لاتیأسوا من روح الله فان احب الاعمال الی الله عز و جل انتظار الفرج ....بحار الانوار

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ تم ہماری ابدی حکومت کا انتظار کرنا اور اللہ جل جلالہٗ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہ ہونا کیونکہ اللہ جل جلالہٗ کی نظر میں ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی انتظار سے زیادہ محبوب کوئی عمل ہے ہی نہیں

شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی غیبت کے بارے میں ہے کہ وہ اتنی طویل ہوگی کہ لوگ انتظار کرتے کرتے تھک جائیں گے اور مایوس ہوجائیں گے اور کئی لوگ تو عالم مایوسی میں یہاں تک کہہ دیں گے کہ اللہ جل جلالہٗ کو آل محمد علیہم الصلوات والسلام سے کیا غرض ہے کہ وہ ان کی حکومت قائم کرے ...... اور کئی لوگ تو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے وجود ہی سے منکر ہوجائیں گے کہ اگر وہ موجود ہوتے تو ضرور خروج فرماتے ...... یہ ساری باتیں مایوسی و ناامیدی کی وجہ سے ہوتی ہیں

اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ ناامیدی کفر ہے کیونکہ ناامیدی سے سرکشی جنم لیتی ہے اور سرکشی کے عالم میں کوئی انسان کچھ بھی کرسکتا ہے ......جس آدمی کو آڈٹ کی امید ہوتی ہے وہ کاغذات میں گھپلا نہیں کرتا اور جسے یقین ہو کہ کسی نے نہیں آنا اور کوئی پوچھنے والا موجود ہی نہیں تو وہ آدمی ہر الٹا سیدھا کام کرجاتا ہے اس لئے ہمیں کسی لمحے میں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ تو اللہ کی وہ بارش ہیں کہ جو اس وقت ہونا ہے جب ساری دنیا مایوس ہوچکی ہوگی ...... آخری زمانے کی بدحالی اور بدتری کا

موجب یہی مایوسی ہی ہے اس لئے حکم ہے کہ مایوس کرنے والے لوگوں سے مقاطعہ کرنے میں دین بچتا ہوتو بچالینا چاہیے
شیخ بہائی اشراط الساعۃ میں تحریر فرماتے ہیں اوران کے حوالے سے صاحب عدل گستر نے اورصاحب منتھی الآمال نے بھی لکھا ہے کہ

() قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیاتین علی الناس زمان لا یسلم الذی دین دینه الا من یفر من شاهق الی شاهق و من جحر الی جحر کالثعلب باشباله قالوا و متی ذلك الزمان ؟ قال اذا لم ینل المعیشة الا بمعاصی الله فعندذلك حلت العزوبة قالوا یا رسول الله امرتنا بالتزویج قال بلی ولکن اذا کان ذلك الزمان فهلاك الرجل علی یدی ابویه فان لم یکن له ابوان فعلی یدی زوجته و ولده فان لم یکن له زوجة و لا ولد فعلی یدی قرابته و جیر انه قالو او کیف ذلك یا رسول الله ؟ قال یعیسرونه لضیق المعیشة و یکلفونه ما لا یطیق حتی یوردونه موارد الهلکة المهلکة

جناب عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ کسی کا دین محفوظ نہیں ہوگا مگراس کا کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ اور ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف دین بچاتا پھرے گا جیسے کوئی لومڑی اپنے بچوں کو بچانے کیلئے ایک غار یا بل [سوراخ] سے دوسرے بل میں منتقل کرتی چلی جاتی ہے، اسی طرح دین دار کو دین بچانا مشکل ہو جائے گا......

عرض کیا گیا کہ وہ وقت کب آئے گا اور وہ وقت کیسا ہوگا؟...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وقت ایسا ہوگا کہ بغیر غلط کام کے کوئی روزی نہ کما سکے گا ہاں جب وہ وقت آئے تو اس وقت عزوبت جائز ہو جائے گی یعنی انسان کا شادی نہ کرنا [اور ساری دنیا سے کٹ کر علیحدہ رہنا جائز ہو جائے گا]

لوگوں نے عرض کی آقا آپ نے تو نکاح وشادی کا تاکیدی حکم فرمایا ہوا ہے پھر آپ شادی نہ کرنے کی اجازت کیسے فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں فرمایا ہے، مگر جب وہ زمانہ آئے گا تو انسان کی ہلاکت دینی والدین کی وجہ سے ہوگی، اگر اس کے والدین نہیں ہوں گے تو اس کی ہلاکت کی وجہ اس کی بیوی ہوگی، اور اگر بیوی نہیں ہوگی تو اس کی ہلاکت دینی کی وجہ اس کے بچے ہوں گے، اور اگر اس کے بچے نہیں ہوں گے تو اس کے رشتہ دار اس کی ہلاکت دینی کی وجہ بن جائیں گے، اور اگر رشتہ دار نہیں ہوں گے تو ہمسائے یا معاشرے میں رہنے والے لوگ اسے ہلاک کر دیں گے

اصحاب نے عرض کی کہ وہ کیسے ہلاک کر دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اس طرح ہلاک کر دیں گے کہ اسے غربت و ناداری پر سرزنش کریں گے اور اسے دکھ دیں گے اور اسے ان کاروباروں میں الجھا دیں گے کہ جن کا وہ متحمل نہیں ہوگا تا اینکہ وہ کمانے کے چکر میں ہلاک ہو جائے گا......

عام حالات میں اسلام نے حکم دیا ہے کہ سب مل جل کر رہو اور اسلام ایک معاشرتی سوشل دین ہے...... ایک وقت ایسا بھی ہے کہ جب معاشرے سے سوشل بائیکاٹ کرنے ہی سے دین بچ سکے گا اسی زمانے کے بارے میں امیر کائنات علیہ

علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا

☆عن امیرالمومنین علیہ السلام سمعته یقول یظهر فی آخرالزمان و اقتراب الساعة و هو شر الازمنة نسوة کاشفات عاریات متبرجات من الدین (خارجات نخ) داخلات فی الفتن مائلات الی الشهوات مسرعات الی اللذات مستحلات للمحرمات فی جهنم (داخلات نخ) خالدات

(بحواله من لا یحضر الفقیه)

جب آخری زمانہ آئے گا کہ جس میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا خروج یعنی ساعة قریب ہوگی تو وہ زمانہ انتہائی بدترین زمانہ ہوگا اور اس دور کی عورتیں بدترین عورتیں ہوں گی، بے پردہ ہوں گی، شرم سے عاری ہوں گی، بن ٹھن کر نکلنے والی ہوں گی، دین سے خارج ہوں گی، فتنوں میں گرفتار ہوں گی، شہوات نفسانی کی طرف مائل ہوں گی، لذاتِ نفس کی طرف بھاگنے والی ہوں گی، ہر اس چیز کو حلال سمجھنے والی ہوں گی جنہیں اللہ جل جلالہ نے حرام قرار دیا ہے، وہ عورتیں جہنم میں داخل ہوکر ہمیشہ معذب رہنے والی ہوں گی

مخبر صادق نے ہمیں قبل از وقت آگاہ فرمایا تھا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جو بدترین زمانہ ہوگا ...... اب ہمیں بھی خود احتسابی سے کام لیتے ہوئے سوچنا چاہیے کہ کیا یہ ہمارے ہی زمانے کی تصویر کشی تو نہیں کی جارہی ہے؟ کیا یہ خرابیاں جو درج بالا فرمان میں بیان کی گئی ہیں ہمارے زمانے میں داخل تو نہیں ہوچکیں کہ کوئی آدمی آج رزقِ حلال نہیں کما سکتا جب تک نمبر دو کام نہ کرے، کیا اس دور میں تنگی معیشت کا طعنہ دے کر اور غربت کی مذمت کر کے ہمیں کسی ایسے کام پر

www.jamanshah.com

آمادہ تو نہیں کیا جا رہا جس میں ہمارے دین کا نقصان ہے؟ ...... کیا ہماری مستورات میں دین کی محبت اور پردہ اور عفت وعصمت کی اہمیت باقی بھی ہے یا نہیں؟

یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ جس گھر کے مرد پاک دامن ہوں گے ان کی عورتیں صاحب عصمت ہوں گی اور اپنی عصمت کی محافظت کرنے والی ہوں گی اور جس گھر کے مرد پاک دامن نہیں ہوں گے اور دوسروں کی عصمتوں سے کھیلنے والے ہوں گے ان کی عورتیں بھی عصمتیں لٹاتے ہوئے ضمیر کی کوئی کسک محسوس نہیں کرتیں

اس لئے ہمیں سب سے پہلے اپنی ذات کا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم دوسروں کی عزتوں کو اپنی عزت تصور کرتے ہیں؟ ......

قدیم شرفا کا مقولہ تھا کہ عزتیں سب کی مشترک ہوتی ہیں، بہو بیٹیاں سب کی مشترک ہوتی ہیں، کیا آج ہم بھی اس بات کو سمجھتے ہیں یا سمجھنے کیلئے تیار بھی ہیں؟

دوستو انسان میں بدکاری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان دین سے مایوس ہوتا ہے، اسی لئے امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا تھا کہ

☆انتظروا الفرج ، و لاتیأ سوا من روح الله

تم ہمارے لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کا انتظار کرنا اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا کیونکہ ہمارے آخری لخت جگر ہی اللہ کی وہ بارش ہیں کہ جو اس وقت نازل ہونا ہے جب لوگ اس سے مایوس ہو چکے ہوں گے اور تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ غیث رحمت تو رحمت کو فراواں کرنے والی ذات ہے کیونکہ وہ ہماری ولی الامر عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات ہے اور وہ ولی حمید ذات بھی ہے

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 24

اَنَا عَذَابُ اللّٰہِ الْوَاصِبْ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم اللہ کے دائمی عذاب ہیں
یہاں ایک وضاحت کرتا چلوں کہ عذاب کے معنی اس اذیت کے ہیں جو کسی چیز کے روکنے سے ہو ''عذب'' عربی میں روکنے اور منع کرنے یا محروم کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے...... عاذب و عذوب ایک صفت ہے یعنی جس سے پیاس کی وجہ سے کھانا چھوٹ جائے، اس طرح عذاب کے معنی ہیں کسی ایسی چیز سے روک دیا جانا یا محروم کر دیا جانا کہ جو بہت ہی ضروری ہو
امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم کچھ لوگوں کیلئے اللہ کی وہ محرومی ہیں جو دائمی ہے......سورہ سجدہ کی آیہ۲۱ میں ارشاد ہے کہ

☆و لنذيقنهم من العذاب الادنى دون العذاب الاكبر لعلهم يرجعون
ہم انہیں عذاب ادنیٰ کے علاوہ عذابِ اکبر کا مزا بھی چکھائیں گے شاید یہ لوٹ آئیں ......اسی طرح سورہ المومنون کی آیہ ۷۷ میں فرمایا کہ

☆حتى اذا فتحنا عليهم بابا ذا عذاب شديد اذا هم فيه مبلسون
تا اینکہ ہم ان پر ایسے عذاب کے دروازے کھول دیں جو بہت سخت ہو اور یہ

مایوس ہوکررہ جائیں......

ان دونوں آیات کی تفسیر میں فرمایا گیا ہے کہ یہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ہیں اوران کے زمانہ خروج میں مخالفین کیلیئے دوعذاب ہوں گے،ایک اس دنیامیں اورایک شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی آمد کے ساتھ ان پر عذاب نازل ہوگا

عرفانیات کاایک مخصوص باب عذاب کے بارے میں ہوتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل عذاب اللہ جل جلالہٗ کے انوار کی زیارت سے محرومی ہے اوریہی سزادنیااور آخرت کی سب سے بڑی سزا ہے، اس پر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس دنیامیں جو لوگ انوار الٰہیہ ازلیہ کی زیارت سے محروم ہیں اگروہ عذاب میں مبتلا ہیں تو انہیں احساس اذیت کیوں نہیں ہوتا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب انسان کا کوئی عضو معطل یا شل کردیا جاتا ہے تو اسے چاہے آگ سے جلائیں احساس اذیت نہ ہوگا، جیسا کہ ڈاکٹرکسی کا پاؤں معطل کرکے اسے کاٹ دیتے ہیں تو احساس اذیت نہیں ہوتا، حالانکہ سبب اذیت موجودبھی ہے اوراحساس اذیت بھی نہیں ہے

اسی طرح شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف جب دنیامیں ظاہراً تشریف لائیں گے تو اس وقت مانعات ختم ہوجائیں گے اس لئے اس وقت یہ اذیت لاکھوں گنا زیادہ محسوس ہوگی اوراس وقت انسان ہجروفراق کی آگ میں گیلی لکڑی طرح سسک سسک کرجلتا رہے گا اوروہ رکاوٹ ہی اس کیلیئے عذاب الیم وعذاب واصب بن جائے گی کیونکہ وہاں انسان امیرکائنات علیہ الصلوات والسلام کے ہجر کی تڑپ اورانداز

سے محسوس کرے گا اور شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی پیاس کا احساس اور مختلف ہوگا، جیسا کہ ایک آدمی بھوکا ہو، پیاسہ ہو اور نیند سے بھی محروم ہو تو ان تینوں تشنگیوں کی اذیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے

اسی طرح معصومین علیہم الصلوات والسلام میں سے ہر ذات کی زیارت سے محرومی کا احساس و اذیت دوسری اذیت سے جداگانہ ہوگی اور یہی مل کر ایک عذاب الیم بن جاتا ہے ...... اسی مضمون کو دعائے کمیل میں اس طرح ادا فرمایا گیا ہے'' اِلٰہی میں تیرے عذاب پر تو صبر کرسکتا ہوں مگر تیرے ہجر و فراق پر میں کیسے صبر کرسکتا ہوں'' یعنی فرمایا یہ جارہا ہے کہ دیگر جملہ چیزوں کو اگر مجھ سے روکا جائے گا تو اس میں اتنی اذیت نہیں ہوگی جو جلوۂ نور اِلٰہی سے محروم کرنے پر اذیت ہوگی اور وہ ناقابل برداشت ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

دوستو یہ بات یاد رکھیں کہ جس انسان کو اس دنیا میں زیارت نہیں ہوتی اسے آخرت میں بھی زیارت نہیں ہوگی اس لئے اگر ہم اپنے نفسانی مانعات کو ختم کردیں تو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی زیارت سے ہم اس دنیا میں مشرف ہوسکتے ہیں اور جن خوش نصیبوں کو یہ اعزاز حاصل ہوجاتا ہے انہیں پھر دنیا کی لذات اپنی دلدل میں نہیں دھنسا سکتیں اور ان کیلئے دنیا کے جملہ لذات آلام کی طرح بن جاتے ہیں اور وصل محبوب ہی ایک لذتِ حقیقی بن جاتا ہے

اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے مانعات نفسانی کا خاتمہ کرکے لذات وصال کی جنت میں داخل ہوجائیں

اگر ہم عام معنی میں جائیں تو بھی مفہوم یہی بنتا ہے کہ آخری زمانے میں شہنشاہ

زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے ظالمین کو عذاب واذیت دینا ہے، ملعونین کو بے دریغ فی النار کرنا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس دن کسی کا ایمان لانا نفع بخش نہ ہوگا اور اگر ایمان تو پہلے سے ہوگا اور اپنی اصلاح نہیں کر چکا ہوگا تو اس دن کسی کو اصلاح کیلئے بھی وقت نہیں دیا جائے گا بلکہ یہاں تک ہے کہ اگر کوئی نوجوان جو بیس سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہوگا اور وہ معالم دین شریعہ سے ناواقف ہوگا تو اس کی گردن بھی اڑادی جائے گی یعنی خروج کے بعد نہ توبہ کی گنجائش ہے اور نہ اصلاح کی اس لئے جس نے سدھرنا ہے وہ ابھی سے سدھر جائے

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 25﴾

اَنَا الْمُحَاسِبُ لِلْخَلْقِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی مخلوق کا حساب فرمانے والے ہیں مخلوق کا حساب ہم نے کرنا ہے، اعمال کی جزاوسزا ہم نے دینا ہے

دوستو!

یہ بات تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف جو عادل حقیقی کے مظہر کل ہونے کی وجہ سے خود بھی عادل حقیقی ہیں انہوں نے آکر منبر عدل آراستہ کرنا ہے اور اس کے بعد مخصوص مومنین و مخصوص ظالمین کو اپنے دربارِ عدل میں طلب فرمانا ہے اور ان کے ساتھ دقت کے ساتھ حساب کرنا ہے

میں نے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے اسماء الحسنٰی کی تشریحات میں اسم مبارک غریم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ضمن میں عرض کیا تھا کہ شہنشاہِ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے سارے مومنین اور ظالمین کو بلانا ہے اور آپ نے فدک سے لے کر خمس تک پائی پائی کا حساب لینا ہے اور غریم کے معنی بھی یہی ہیں کہ جو اپنے قرضہ جات وصول کیئے بناں کسی صورت میں نہ چھوڑے اسے غریم کہتے ہیں، اس لئے جو لوگ خمس ادا نہیں کرتے ان کیلئے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا خروج یوم حساب ہے اور جو لوگ خمس

اداکرتے ہیں مگراس میں ڈنڈی مارتے ہیں ان کیلئے بھی آج ہی سوچ لینا بہتر ہے اور جولوگ خمس وصول کرتے ہیں ان کیلئے بھی لمحہ ءِفکر یہ ہے کیونکہ انہیں بھی اس کا حساب دینا پڑے گا اور وہ بھی بڑی دقت کے ساتھ

کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ شاید سارے حقوق میں معافی ہوجائے مگر ملکہ ٔعالمین صلوات اللہ علیہا کے حق میں قطعاً کوئی رعایت نہیں ہوسکتی اور کسی صورت میں معافی ملنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ آج کے خمس نادہندہ کو اگر معاف کردیا جائے تو پھر فدک کے غاصبین کو بھی معافی دینے پر غور کرنا پڑے گا اس لئے ملکہ ٔعالمین صلوات اللہ علیہا کے حق میں کسی نرمی کی کوئی توقع نہیں رکھنا چاہیے اور وہ بھی شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف جیسے عادل حقیقی کے دربار میں

حساب کا دن بہت دشوار اور مشکل ہوگا اور سب سے زیادہ سختی سے زنا کے بارے میں باز پرس ہوگی ، بعدازاں جب مسئلہ ءِخمس سامنے آئے گا تو خمس کے مالک عادلِ حقیقی کے سامنے فریاد کریں گے اور عرض کریں گے کہ اے محتسب اعلیٰ آپ ان لوگوں سے دریافت کریں کہ انہوں نے حق مہر کس مال سے ادا کیا تھا؟

یعنی اگر مال امام علیہ الصلوات والسلام کی ادائیگی کے بغیر حق مہر دیا ہے تو اس میں خمس بھی شامل ہے اور خمس میں تصرف کرنا حرام ہے اور مال حرام سے یا مال غیر مذکیٰ وغیر مخمس سے حق ادا کرنا بھی حرام ہے اور وہ مانع نکاح ہے اس لئے جس آدمی نے خمس ادا نہیں کیا ہوا یا حق مہر میں سے خمس کی ادائیگی نہیں ہوچکی تو نکاح باطل ہے اور اس طرح ساری زندگی زنا پر مقیم رہنے کے برابر شمار ہوگی اور اولاد بھی ناجائز شمار ہوگی

اس لئے روزِ حساب سے ڈرنا چاہیے اور اپنے اعمال کے دیگر کا غذات کو بھی درست رکھنا چاہیے اور مالی واجبات کو بھی ادا کرنا ضروری ہے تا کہ اس دن کی شرمندگی اور سزا سے بچا جا سکے

جو انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے اور اس کے ساتھ دقت کے ساتھ حساب کرتا رہتا ہے وہ انسان آنے والے دن میں بے خوف رہے گا اور جو انسان اس زندگی میں اپنا محاسبہ نہیں کرتا اس کا محاسبہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے فرمانا ہے اور وہ دن کوئی اتنا آسان نہیں ہو گا

www.jamanshah.com By Maddah Hussain Regd. 18-06-2001

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 26﴾

اَنَا الْمُنتَقِمُ مِنَ الظّٰالِمِیْن

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی ہیں جنہوں نے ظالمین سے انتقام لینا ہے

دوستو!

حقیقت یہ ہے کہ جملہ معصومین علیہم الصلوات والسلام کا انتقام ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے لینا ہے اور ان کے انتقام کو امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے بوجہ وحدت نورانیہ اپنا انتقام فرمایا ہے جیسا کہ احادیث کثیر میں ہے کہ سارے انتقام منتقم آل محمد علیہ الصلوات والسلام کیلئے صدیوں سے رکھے ہوئے ہیں

حجۃ الوداع سے واپس تشریف لانے کے بعد مدینہ میں شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خطبہ انشاء فرمایا ہے جو کافی طویل ہے اس میں فرمایا تھا

☆ الا ان خاتم الائمة منا المهدی عجل اللہ فرجہ الشریف الاانه الظاهر علیٰ دین کله الا انه المنتقم من الظالمین ...... الخ

(بحوالہ جامع امام مہدیؑ کمپیوٹر سافٹ ویئر الکورانی حدیث نمبر 1555)

یہاں ترجمہ کرنے سے پہلے ایک وضاحت کرنا ضروری ہے کہ ''الا'' کا لفظ عربی میں ''کلمہ افتخار'' کے طور پر لایا جاتا ہے

www.jamanshah.com

شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فخریہ فرمایا اولوگو ہم وہ ہیں کہ خاتم الائمہ قائم آل محمد علیہ الصلوات والسلام ہمارے لخت جگر ہیں، وہ جناب ہیں کہ جنہوں نے ادیان عالم پر غالب آنا ہے اور وہ وہ جناب ہیں کہ جنہوں نے جملہ ظالمین سے انتقام لینا ہے اور وہ ہمارے لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 15-06-2001

بسم الله الکریم

فرمان نمبر 27

اَنَاَ قَاتِلُ الْاَ شَقِیَاءِ بِسَیْفِیْ ذِی الْفَقَارِ وَمُحَرّ قُهُمْ بِالنَّار

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی وہ صاحب ذوالفقار ہیں کہ جنہوں نے اپنی اس ذوالفقار سے اشقیائے ازل کی گردنیں اڑانا ہیں اور انہیں آتش انتقام میں جلا کر راکھ کر دینا ہے

جناب ثابت بن دینار جو ابوحمزہ ثمالی کے نام سے مشہور ہیں جن کی دعائے ابوحمزہ ثمالی بھی مشہور ہے وہ امام محمد الباقر علیہ الصلوات والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے ایک دن عرض کیا

☆ یابن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم سمی سیفهٔ ذوالفقار ؟

اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہنشاہ معظم امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام کی تلوار کو ذوالفقار کیوں کہا جاتا ہے؟......

☆فقال علیہ الصلوات والسلام لانـه مـاضـرب بـهٖ احـد من الخلق الله الا افقره من هذهٖ الدنیا من اهله و ولده و افقر فی الآخرة من الجنة ......

فرمایا اسے ذوالفقار اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی پیدا کردہ مخلوق میں سے جس پر اس کی ایک ضرب پڑ جاتی ہے اسے دو طرح کا فقیر کر دیتی ہے

www.jamanshah.com

دنیا میں اسے اس دنیا سے تہی دامن کر دیتی ہے اور بیوی بچوں سے جدا کر دیتی ہے اور آخرت میں جنت سے محتاج کر دیتی ہے

بات ذوالفقار سے شروع ہوئی تو اسی دوران جناب ابوحمزہ ثمالی نے عرض کیا آقا شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کا انتقام کس نے لینا ہے؟

اس وقت امام محمد باقر علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا اے ابوحمزہ ثمالی جس وقت ہمارے جد اطہر علیہ الصلوات والسلام شہید ہوئے تھے تو عالم ملکوت میں گریہ و ماتم بپا ہوا تھا اور انہوں نے بارگاہ اِلٰہی میں عرض کیا تھا کہ اے اِلٰہی وسیدی ہم یہ کیا دیکھ رہے ہیں کہ شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کو اس طرح شہید کیا جا چکا ہے اور اس کے باوجود ظالمین دندناتے پھر رہے ہیں آخر کیوں؟ ......اس وقت خالق نے فرمایا

☆ فوعزتی وجلالی لانتقمن منهم ولوبعد حین ......

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں ان ملعونین سے لازماً انتقام لوں گا چاہے تھوڑے عرصے بعد ہی کیوں نہ لوں ...... اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے ان ملکوت کے سامنے سے حجابات عرش ہٹا دیئے اور انہوں نے دیکھا کے پہلوئے عرش پر سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام جلوہ افروز ہیں ......

☆ فاذا احدهم قائم یصلی فقال عزوجل بذالك القائم عجل اللہ فرجہ الشریف منهم

ان میں سے ایک جناب عالم قیام میں مصروف نماز ہیں اور اس وقت خالق نے فرمایا میں شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام کا ان کے اس لخت جگر عجل اللہ فرجہ الشریف کیئے ذریعے انتقام لوں گا جو قیام میں ہیں

یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے خروج کا وقت ہوگا تو

اس وقت یہ تلوار ذوالفقار اپنے آپ نیام سے باہر آ جائے گی اور عرض کرے گی

☆قم یا ولی الله عجل الله فرجك ......

اے ولی العالمین آپ خروج فرمائیں اور اپنے اجدادِ طاہرین علیہم الصلوات والسلام کے دشمنوں سے انتقام لیں ...... جب شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف انتقام لیں گے تو ان کے دست یداللہ مزاج میں یہی تلوار ذوالفقار ہوگی اور ایک ایک دشمن کو چن چن کر فی النار کریں گے خالق ہمیں وہ روز سعید جلدی دکھائے

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 28

اَنَا الّذِیْ اِلیَّ دَعْوَةَ الْاُمَمِ

امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں کہ اللہ جل جلالہٗ نے ساری امتوں کو ہماری طرف بلایا ہے یعنی جملہ امتوں کو ہم پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے

دوستو!

ویسے تو اللہ جل جلالہٗ نے سارے انبیا علیہم السلام کو شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پوری آل پر ایمان لانے کا حکم دیا تھا اور سارے نبیؑ شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں، اسی طرح سارے انبیا علیہم السلام کی نصرت بھی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام نے فرمائی ہے اور روز الست توحید و رسالت کے ساتھ ان کی اور ان کی آل کی ولایت کا اقرار بھی کروایا گیا ہے

مگر خصوصی طور پر ساری امتوں کو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی طرف دعوت دی گئی ہے، دنیا کا کوئی آسمانی مذہب ایسا نہیں جس کے بنیادی عقائد میں ایک آنے والی ذات کا تصور موجود نہ ہو آج جو مذاہب زندہ ہیں یا مٹ چکے ہیں اور ان کے آثار باقی ہیں جب ہم ان کا جائزہ لیتے ہیں تو ہر مذہب میں شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ابدی حکومت کا ذکر ضرور موجود ہے حتیٰ کہ ریڈ انڈین جو اس وقت امریکہ

www.jamanshah.com

میں دوسرے درجے کے شہری شمار ہوتے ہیں اور بڑے پس ماندہ ہیں وہ بھی آج یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے بھی ایک نبی مبعوث ہوئے تھے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ تم سے یہ اپنی سرزمین چھن جائے گی اور پھر آخری زمانے میں ایک ریفارمر (Reformer) آئے گا جو اس دنیا کو ریفارم (Reform) کرے گا اور تمہاری یہ زمین بھی قابضین سے چھین کر تمہیں واپس کرے گا

تفصیل کیلئے استادِ محترم کی کتاب (The Last Reformer of the World) ملاحظہ فرمائیں

اسی طرح زرتشت اور ہندو دھرم کے نظریات میں بھی یہ بات موجود ہے

ان دیگر مذاہب میں جس طرح ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کی تصویر کشی کی گئی ہے اس پر میں نے کئی خطبات بھی دیئے ہیں یہاں تو اتنا عرض کروں گا کہ دنیا کا کوئی نبی ایسا نہیں جو یہ فرما کر نہ گیا ہو کہ آخری زمانے میں ایک شہنشاہ کائنات عجل اللہ فرجۂ الشریف نے آنا ہے اور تمہیں اگر ان کا زمانہ میسر ہو تو ان کی نصرت ضرور کرنا

آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر امت کسی نہ کسی نام سے ایک آنے والے کے انتظار میں ہے، کوئی انہیں کالکی اوتار کہتا ہے اور ان کے انتظار میں ہے، کوئی انہیں لندیطار کہتا ہے، کوئی انہیں بہرام کہتا ہے، کوئی انہیں پرویز کہتا ہے، کوئی انہیں کوما کہتا ہے، کوئی انہیں ماشعا کہتا ہے، کوئی انہیں تائی ہو کہتا ہے تو کوئی انہیں میتریا کہتا ہے یہ سب نام ہیں اس ایک آنے والے کے، اگر ہم ان سب ناموں کو دیکھیں اور ان کے معانی پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی اپنی زبان میں اس آنے والے کی صفات کو بیان کر رہے ہیں

میں نے سامی مذاہب ہیں یا ہامی مذاہب ان سب میں اس آنے والی ذات کا ذکر دیکھا ہے اور اسی سے یقین ہو جاتا ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اس آنے والے کا ذکر نہ کیا ہو اور ان کی طرف اپنی امت کو نہ بلایا ہو اور انہیں ان کی نصرت کی تاکید نہ کی ہو......

یہ بھی ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف اس دنیا میں ظہور فرمائیں گے تو ساری قومیں انہیں اپنا دینی رہنما سمجھیں گی اور ان کی نصرت میں حاضر ہو جائیں گی اور تو اور ہیں یہود میں سے بھی 30 ہزار جوان آپ کی نصرت میں حاضر ہونا ہیں کیونکہ اسی آنے والی ذات پاک کی طرف ساری قوموں کو دعوت دی گئی ہے

بسم الله الکریم

فرمان نمبر 29

اَنَا خَاتَمَ الْوَصِیْیِنَ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہے کہ جس طرح شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبین ہیں اسی طرح ہم خاتم الوصیین ہیں

یعنی جس طرح ان کے بعد کسی نبی کا مبعوث ہونا محال ہے اسی طرح ہمارے بعد کسی وصی کا منصوص ہونا محال ہے

دوستو!

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ جب شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے اوصیا اطہار کی تعداد کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا......

☆ فقال اثنا عشر اوصیاء کعدد نقباء بنی اسرائیل......

اسی طرح کے کئی فرامین و احادیث ہیں کہ جن میں بارہ اوصیا و خلفا و نقبا و امیر و آئمہ اطہار علیہم الصلوات والسلام کا ذکر ہے یعنی شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ اوصیا ہیں اور ایسی بھی کئی احادیث ہیں کہ جن فرمایا گیا ہے کہ

☆ اولهم علی علیہ الصلوات والسلام و آخرهم المهدی عجل اللہ فرجہ الشریف

یعنی ان میں پہلے وصی امیر کائنات علیہ الصلوات والسلام ہیں اور آخری شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ

الشریف ہیں اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی خاتم الاوصیا ہیں اور ان کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک یہی اسم مبارک ہے یعنی خاتم الاوصیا عجل اللہ فرجہٗ الشریف ...... انہیں خاتم اوصیا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وصی ہیں اور ان کے بعد ان ہی کے اوصیا اطہار علیہم الصلوات والسلام کا سلسلہ جاری ہونا ہے

www.jamanshah.com By Maddah Hussain Regd. 18-06-2001

بسم الله الكريم

﴿فرمان نمبر 30﴾

اَنَا هَادِمُ الْقُصُوْرِ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی باطل کے محلوں اور قلعوں کو گرانے والے ہیں

دوستو!

جب ہم شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارتیں پڑھتے ہیں تو ان میں ہمیں یہ القاب نظر آتے ہیں

☆خارب القصور و ٔ هادم الحصون

یعنی باطل کے محلوں [قصروں] کو برباد کرنے والے اور کفر کے قلعوں کو مسمار کرنے والے ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ہیں

دوستو عربی میں قلعوں کو گرانا یا محلوں کو گرانا ایک اصطلاح کے طور پر لایا جاتا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کسی کے اقتدار وحکومت کا خاتمہ کرنا، ان کے حفاظتی انتظام کو ختم کرنا......اسی لئے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ باطل کے قلعوں کو برباد کردیں گے یعنی باطل کی حکومت کی جڑیں کھود ڈالیں گے اور باطل کے قصر گرانے کا مقصد یہ ہے باطل کی چکاچوند کو مٹا دیں گے باطل

www.jamanshah.com

کے اقتدار کو نیست و نابود فرما دیں گے گویا باطل کا نام و نشان تک مٹا دیں
ان کے آنے سے ظلم مع ظالمین ختم ہو جائے گا، نہ رہے گا ظالم، نہ ہو گا ظلم، نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری ...... یہ ہے بھی درست کہ اگر ظلم کو ختم کرنا ہو تو پہلے ظالم کو ختم کرنا چاہیے
اور یہی طریقہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے اختیار فرمانا ہے

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 18-06-2001

بسم الله الکریم

﴿فرمان نمبر 31﴾

اَنَا ذَخِیْرَةً فِی الدُّنیَا وَ الآخِرَة

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی دنیا و آخرت کیلئے مذخورہ [ذخیرہ] ہیں

دوستو!

شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں بہت سی احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انہیں دورآخر کیلئے اپنے خزانہءِ قدرت میں مذخور فرمایا ہوا ہے، اور انہیں ذخیرۃ الانبیاء اور بذخیرۃ الانبیا علیہم السلام کے القاب سے ملقب فرمایا گیا ہے جیسا کہ شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

☆المھدی عجل اللہ فرجہ الشریف من ولدی تکون له غیبة و حیرة تضل فیها الامم یاتی بذخیرة الانبیا علیہم السلام فیملوها عدلا و قسطا کما ملئت جوراً و ظلما

شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہمارے بیٹوں میں سے ہیں اور ان کے دور میں ان کی غیبت ہے اور مخلوق کیلئے ایک زمانہ حیرت ہے کہ جس میں بہت سی امتیں گمراہ ہو جائیں گی اور وہ ذخیرۃ الانبیا علیہم السلام بمعہ تبرکاتِ انبیاء تشریف لائیں گے اور وہ اس دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے

www.jamanshah.com

چھلک رہی ہوگی

جس طرح کوئی شخص اپنی دولت کو کڑے وقت کیلئے بچا کر یا چھپا کر رکھتا ہے تا کہ بوقت ضرورت وہ اس کے کام آئے اسی طرح اللہ جل جلالہٗ نے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو اپنی حکومت کے قیام کیلئے ذخیرہ فرمایا ہوا ہے اور اسی وجہ سے انہیں بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے یعنی جنہیں ہدایت خلق، حکومت اِلٰہی کے قیام اور نفاذِ دین حق کیلئے محفوظ کیا ہوا ہے اور یہی اللہ جل جلالہٗ کی جمع پونجی ہیں ان کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ یہ جب غیبت اختیار کریں گے تو ایک زمانہ حیرت ہوگا یعنی لوگ متحیر ہوں گے کہ ہمارے امام زمانہ کون ہیں اور کہاں ہیں کیونکہ معرفت امام کے بغیر جو موت آئے وہ تو جاہلیت کی موت ہے اس لئے لوگوں کو معلوم ہی نہ ہوگا کہ ان کے حقیقی امام زمانہ کون ہیں اور اس دور میں لاتعداد جعلی امام بن کر سامنے آئیں گے اور حقیقی امام زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی معرفت سے محرومی کی وجہ سے امت مسلمہ کے لاتعداد فرقے جعلی اماموں کے پیچھے چل کر ہلاکت ابدی سے ہمکنار بھی ہوں گے

ہاں جب یہ جناب ظہور حق فرمائیں گے تو پھر دین حق کا راج ہوگا اور اللہ جل جلالہٗ کا سرمایہءِ کل اس دنیا پر ظاہر ہو جائے گا اور انہی سے اللہ جل جلالہٗ کی ابدی حکومت ظاہری کا قیام ہوگا کیونکہ اس کی باطنی حکومت تو ازلی و ابدی ہے ہی، مگر اس کا اظہار شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے فرمانا ہے ...... کیونکہ یہ شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف امیر کائنات فخر موجودات علیہ الصلوات والسلام کے نور بصر ہیں اس لئے انہوں نے ان کی ذات کو اپنی ذات قرار دیا اور فرمایا کہ ہم ہی دنیا و آخرت کیلئے بچا کر رکھے

www.jamanshah.com

ہوئے ہیں

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان کو اپنی بقا بہت عزیز ہوتی ہے یعنی انسان اس دنیا میں ہمیشہ باقی رہنا چاہتا ہے اور یہی انسان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے

دوسری طرف انسان اس حقیقت کو بھی جانتا ہے کہ انسان خود فانی ہے اس نے فنا ہونا ہے اور موت اللہ جل جلالہٗ کا وہ عبرت ناک فیصلہ ہے جسے سنے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں ہے اس لئے انسان اپنی بقا کو اپنی اولاد میں دیکھتا ہے اور وہ اولاد کے سلسلے کو اپنی بقا سمجھتا ہے یعنی وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اگر مر جاؤں گا تو میری اولاد تو اس دنیا میں ہوگی اور اولاد اگر موجود ہے تو گویا میں مرا نہیں بلکہ میرا نام ونشان زندہ ہے میں زندہ ہوں

اسی لئے لوگ اولاد کی طلب میں بیقرار نظر آتے ہیں، پیروں فقیروں کے درباروں تک جاتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں، علاج و معالجہ وغیرہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کیونکہ انہیں اولاد میں ہی میں اپنی بقا نظر آتی ہے اور ہر انسان اپنی فنا سے شدید متنفر ہوتا ہے یہ تو وہ قانونِ فطرت و نفس ہے جو مشاہداتی ہے ...... کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ماضی میں بہت سے ایسے بادشاہ گزرے ہیں کہ جنھوں نے اپنی یا اپنے نام کی بقا کیلئے ایسی شاندار اور عدیم المثال عمارتیں تعمیر کرائیں جو آج تک ہمارے سامنے ہیں اور ان عمارتوں کے ساتھ ان کا نام بھی باقی ہے تو درحقیقت یہ بھی بقا سے محبت اور فنا سے نفرت کا ایک عملی مظاہرہ تھا

اس سے ایک اور بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اولاد ہی والد دوسرا جنم ہوتی ہے اولاد ہی والد کا اگلا روپ ہوتا ہے کیونکہ اولاد ہی میں والد کارفرما ہوتا ہے،

www.jamanshah.com

اولاد والد کاری پلے(Replay) ہوتی ہے، بیٹا اپنے باپ کا دوسرا ایڈیشن ہوتا ہے اسی لئے امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے اپنے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کو اپنی ہی ذات قرار دیا ہے اور یہاں تک فرمایا کہ

☆من انکرالقائم عجل الله فرجهٗ الشريف فقد انکرنی

یعنی جس نے ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا انکار کیا اس نے میرا ہی انکار کیا ہے کیونکہ وہ میں ہوں اور میں وہ ہوں ......اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا

☆ الحسین علیہ الصلوات والسلام منی وانا من الحسین علیہ الصلوات والسلام

جہاں اس فرمان کے دیگر بہت سے مفاہیم ومرادات ہیں وہاں اس طرف اشارہ بھی ہے کہ اولاد ہی والدین کا دورِ ثانیہ ہوتا ہے اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف سارے معصومین کی اولاد ہونے کی وجہ سے سب کی محبت کا مرکز ہیں، سب کے نمائندے ہیں، بزبان جدید یہ شہنشاہ سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام کا نیو والیم (New Volume) ہیں جنہیں اللہ جل جلالہٗ نے آخری زمانے میں ریلیز(Release) کرنا ہے

جس طرح عالم ارواح وعالم ذر میں ☆الست بربکم کا اعلان ہوا تھا اسی طرح عالم اجساد وعالم ابدان میں بھی اُسی جاہ وجلال کے ساتھ ☆الست بربکم کا اعلان ہونا ہے اور وہ اعلان ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے فرمانا ہے جیسا کہ عالم ارواح میں امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے اللہ جل جلالہٗ کی نیابت میں پورے عالم ارواح سے اقرار لیا تھا اور اس کے بارے میں فرمایا

تھا کہ☆انا منادی لھم الست بربکم......

ہم ہی نے منبر الست پر بیٹھ کر عالم ارواح سے فرمایا تھا الست بربکم

اللہ جل جلالہٗ کی نیابت میں زمانہ آخر میں ساری کائنات سے ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے اقرار لینا ہے اور اللہ جل جلالہٗ نے انہیں اپنی حکومت اِلٰہیہ کیلئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور انہیں حکومت اِلٰہیہ اور حکومت آل محمد علیہم الصلوات والسلام کیلئے بچا کر رکھا ہے تاکہ ان کے ذریعے ساری دنیا پر حق کی حکومت قائم کی جائے اور انہی کے دست مبارک سے حکومت آل محمد علیہم الصلوات والسلام کی بنیا د رکھی جائے ، انہی کے ہاتھوں باطل کا خاتمہ ہو، انہی کے وسیلے سے پوری دنیا پر کلمہ لا الہ الا اللہ کو رائج کروایا جائے اسی اللہ جل جلالہٗ نے انہیں بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کا لقب عطا فرمایا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کے بقایا ہیں

ہمیں دعا کرنا چاہیے کہ خالق ہمیں حکومت آل محمد علیہ الصلوات والسلام کے قیام کا زمانہ آنکھوں سے دکھائے اور ہم اپنے شہنشاہ معظم عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ہاتھوں آل محمد علیہم الصلوات والسلام کی خانہ آبادی اور ابدی مسرتوں کا افتتاح ہوتا دیکھیں ...... ہم اپنی آنکھوں سے شہزادہ علی اکبر علیہ الصلوات والسلام کی شادی خانہ آبادی کی تقریب سعید دیکھیں اور اس جشن مسرت میں مولائے کریم عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہر مومن کو شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائیں

﴿ آمین یارب العالمین ﴾

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 32

اَنَا صَاحِبُ الْاَمْرِ الْعَظِیْم

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا ہم ہی صاحب امرعظیم ہیں

دوستو!

جہاں بھی ''امرعظیم'' کا ذکر ہوتا ہے وہاں اس سے مراد حکومت آل محمد علیہم الصلوات والسلام مراد ہوتی ہے، اس لئے صاحب امرعظیم ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں کہ جنہوں نے حکومت اِلٰہیہ کا قیام فرمانا ہے اور ان کے اس قیام حکومت کو امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے اپنی حکومت قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ حکومت قائم کرنے والے ہم ہی ہیں

اس میں شک نہیں کہ اس دورِ حکومت میں آپ نے بھی حکومت فرمانا ہے یعنی رجعت کے زمانے میں آپ نے بھی ایک طویل عرصہ تک حکومت فرمانا ہے مگر اس کا آغاز شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہی نے فرمانا ہے اور اس میں سب سے زیادہ عرصے کی حکومت شہنشاہ کربلا علیہ الصلوات والسلام نے کرنا ہے اور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بعد سب سے پہلے انہوں نے حکومت کرنا ہے اور ان کے بعد امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے حکومت کرنا ہے

تو اس پاک فرمان کو جس معنی میں بھی لیں یہ مبنی بر حقیقت ہے یعنی اس سے یہ مراد ہے کہ ہم نے اپنے آخری لخت جگر کے ذریعہ سے امرِ عظیم یعنی آلِ محمد علیہم الصلوات والسلام کی ابدی اور دائمی حکومت اِلٰہیہ کا قیام فرمانا ہے

یا اس فرمان کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم نے بذاتِ خود رجعت فرماتے ہوئے اس امرِ عظیم کا قیام فرمانا ہے

مولائے کریم عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہم سب کو اس حکومت کے قیام میں اپنا ناصر قرار دیں اور ہمیں اپنی نصرت کی سعادت سے سرفراز فرمائیں

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com
By Maddah Hussain
Regd. 15-06-2001

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 33﴾

اَنَا صَاحِبُ الرَّجْعَةِ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی رجعت فرمانے والے ہیں

دوستو!

رجعت کا نظریہ ہمارے شیعہ مسلمات میں سے ہے اور یہ بھی فرمان ہے کہ جو شخص رجعت کا قائل نہیں وہ شیعہ نہیں ہے، اس موضوع پر ایک ہزار سے زیادہ روایات ہیں جس میں کئی سو آیات ہیں جو رجعت کے موضوع پر ہیں

رجعت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس روئے زمین پر جتنی اقوام ہیں ان سب نے حکومت کی ہے اور باطل و کفر کو اس دنیا میں حکومت کے زیادہ مواقع عطا فرمائے گئے ہیں اور انہوں نے جتنے ظلم کر سکتے تھے کیئے اور مظلومین کو اس دنیا میں نہ ہی انتقام کا موقع ملا اور نہ ہی انہیں یہاں اقتدار حاصل ہوا

حتیٰ کہ واقعہ کربلا واقع ہوا جس میں آل محمد علیہم الصلوات والسلام پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اور ان کا انتقام آج تک تشنہ ہے

اس لئے اللہ جل جلالہ نے آل محمد علیہم الصلوات والسلام کیلئے بھی حکومت کا ایک وقت مقرر فرمایا

ہے اور اسے سب سے آخر میں رکھا گیا ہے تاکہ ساری اقوام اپنی اپنی حکومت کرلیں اور کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت ملتی تو ہم بھی اللہ جل جلالہٗ کی منشا و رضا کے مطابق حکومت قائم کرتے جب ساری اقوام حکومت کرچکیں گی تو اس کے بعد اولین و آخرین کے مظلومین کے وارث نے حکومت اِلٰہیہ کے قیام کا اعلان فرمانا ہے ان کے دور میں کائنات کے سارے مظلومین کو انتقام اور حکومت کا موقع عطا فرمایا جائے گا، اس دور میں سارے معصومین علیہم الصلوات والسلام ایک ساتھ جمع ہوں گے اور یہ صدیوں سے ویران گھر دوبارہ آباد ہوگا اور کربلا کے مظلومین کا انتقام لیا جائے گا اور اسی دور میں ایک ایک ظالم کو مومنین کے حوالے کیا جائے گا اور شہنشاہ امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام کی حکومت قائم ہوگی تو اس میں صفین و جمل کے جو انصار شہید ہوئے تھے ان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ایک ایک کے بدلے میں ستر ستر مرتبہ براویتے دیگر ستر ستر ہزار مرتبہ ہر ایک ظالم کو فی النار کیا جانا ہے

یہ مظلوم جنہیں آج ہم رو رہے ہیں جن کے مصائب میں گریہ و ماتم و عزاداری کر رہے ہیں انہیں دوبارہ آباد دیکھیں گے یہی وہ امر عظیم ہے جس کا ظہور شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے ذریعے ہونا ہے

اس لئے ہر مومن کا فریضہ ہے کہ جب بھی اس پاک گھر کے مصائب سنیں تو اس گھر پاک کی آبادی اور ابدی خوشیوں کی دعا ضرور کریں ...... ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں ہے کہ وہ اس طرح حکومت قائم فرمائیں گے کہ جس سے باطل کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ اس طرح انتقام لیں گے کہ جملہ مومنین کے زخمی

دلوں کو تلوار انتقام کے مرہم سے مندمل فرمائیں گے، ساری آنکھوں کے آنسوؤں کو پونچھ ڈالیں گے

جیسا کہ متیٰ کی انجیل میں مکاشفہ یوحنا کے بابِ دعا میں ہے کہ

خداوند خدا کا خیمہ بنو آدم کے درمیان آ کر لگے گا اور وہ دکھی انسان کے درمیان رہے گا اور کہے گا کہ دیکھو میں تمہارا خدا ہوں اور وہ ساری بہتی آنکھوں کے آنسو پونچھ ڈالے گا سارے دکھے دلوں کے دکھ دور فرما دے گا

یہ وہ پیشگوئی ہے جو جناب یوحنا نے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے بارے میں کی تھی مالک حقیقی ہمیں وہ دن جلدی دکھائے جب بنو آدم میں اللہ جل جلالہ کا تخت لگنا ہے یعنی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی حکومت قائم ہونا ہے

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com
By Madadali Hussaini Regd. 18-06-2001

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 34﴾

اَنَا الْکَلَمَۃُ الَّتِیْ بِھَا تَمَّتِ الْاُمُوْر

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ
ہم ہی امور کو مکمل فرمانے والے کلمہ ہیں یعنی کلمۃ التامہ ہماری ذات ہے
دوستو!
شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کے زیارات آپ نے بھی پڑھے ہوں گے اور ان میں کئی مرتبہ یہ لقب بھی تلاوت کیا ہوگا یعنی ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کا ایک اسم الحسنٰی ہے کلمۃ التامہ یعنی جملہ امور کو تکمیل تک پہنچانے والے اللہ جل جلالہٗ کے کلمۂ قدرت ہیں
ویسے تو شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کے اسماء الحسنٰی میں ایک اسم مبارک کلمۃ اللہ اور کلمۃ الحق بھی ہے اور اسی طرح کئی اسماء الحسنٰی ہیں جو لفظ کلمہ سے مرکب ہیں
اسی طرح ان کا ایک اسم مبارک ہے اللہ کے وہ کلمہ طیبہ کہ جن کے ذریعے اللہ جل جلالہٗ اپنے جملہ امور مکمل فرماتا ہے اور خصوصی طور پر اللہ جل جلالہٗ نے اپنی کائنات کی تکمیل ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کے ذریعے فرمانا ہے ...... اللہ جل جلالہٗ نے دین اسلام کی تکمیل بھی انہی کے ہاتھوں سے فرمانا ہے ...... اللہ جل جلالہٗ نے مشن

توحید کی تکمیل بھی انہی کے دست مبارک سے فرمانا ہے

ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی اللہ کے سارے رکے ہوئے کاموں کی تکمیل فرمانے والے ہیں اور انسانیت کے شعور کو کامل فرمانے والے ہیں

جب انسانیت کا شعور کامل ہوگا تو اس دنیا پر ایک سنہری دور کا آغاز ہوگا اور اس میں کوئی ظلم نہ ہوگا ایک لا متناہی امن ہوگا اور وہ واقعی اتنا حسین دور ہوگا کہ اس ظلم بھری دنیا میں جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

دعا فرمائیں کہ اس پاک غیب ذات کے ہر منتظر کو وہ حسین ترین دور دیکھنا نصیب ہو کہ جب یہ دنیا ظلم سے پاک ہو جائے گی اور اس پر آلِ محمد علیہ الصلوات والسلام کی ابدی حکومت قائم ہوگی اور سارے مظلومین امن و آشتی سے اپنے اپنے رب کی کھلم کھلا عبادت کرتے ہوئے نظر آئیں گے

﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com

بسم الله الكريم

﴿فرمان نمبر 35﴾

اَنَاقَاصِمُ فَرَاعِنَةُ الْاَوَّلِیْنَ ومُخْرِجُهُمْ وَمُعَذِّبُهُمْ فِی الآخِرِینَ

شہنشاہِ معظم سرکار امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی پہلے زمانے کے فراعنہ و ظالمین کے سر توڑنے والے ہیں اور انہیں آخری زمانہ میں نکال کر عذاب دینے والے ہیں

دوستو! ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کی ادعیہ و زیارات مبارکہ میں ہے

☆السلام عليك يا قاصم شوكة المعتدين

اے حد سے تجاوز کرنے والے ملعونین کی شوکت کی سرکوبی فرمانے والے آپ پر سلام ہو......اسی طرح ایک فرمان ہے

☆قال ابو عبد الله علیہ الصلوات والسلام ثم يبعث الله رجلاً منى و اشاره بيده الى صدرهٖ فيقتله قتل عاد و ثمود و فرعون...... (بقدر ضرورت لکھا ہے)

اسی طرح اصنام قریش کے بارے میں فرمایا کہ جو شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی میں پیش پیش تھے

☆ ان فرعون و هامان هما شخصان من جبابرة قريش يحييها الله

www.jamanshah.com

تعالیٰ عند قیام القائم عجل اللہ فرجہُ الشریف من آل محمد علیہم الصلوات والسلام فینتقم منهما بما اسلفا......علیہم السلام

ان احادیث میں فرمایا گیا ہے کہ ہمارا آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہُ الشریف آخری زمانے میں فراعنہ کو قبروں سے نکال کر ان سے انتقام لیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ جو قریش کے صنم تھے جنہوں نے شہنشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ دشمنی کی یہی قریش کے جابر وظالم ملعون ہی فرعون وہامان ہیں اور ہمارے آخری لخت جگر عجل اللہ فرجہُ الشریف کے زمانے میں انہیں اللہ جل جلالہٗ زندہ کرے گا اور ہمارے نورِ بصر لخت جگر عجل اللہ فرجہُ الشریف ان ملعونوں سے اپنے گھر اطہر پر ہونے والے مظالم کا انتقام لیں گے......

ایک روایت میں ہے کہ انہیں قبروں سے نکال کر ایک بیری کے درخت کے ساتھ لٹکا دیا جائے گا اور اس وقت وہ خشک بیری خوشی سے ہری ہو جائے گی......

اب یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ اس میں کسی کا نام نہیں ہے ممکن ہے یہ دو ملعون ابولھب اور ابوجہل ہوں ...... ممکن ہے یہ ابوجہل وابوسفیان ہوں ...... یا معاویہ اور یزید ملعون ہوں ...... یا مسیلمہ کذاب اور ابن صیاد ملعون ہوں کہ ان دونوں نے شہنشاہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا یا کوئی اور دو شخصیات ہوں جنہیں فرعون وہامان کا نام دیا گیا ہے بہر حال جو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار علیہ الصلوات والسلام کی دشمنی کرتا ہے وہ فرعون سے کم تر نہیں ہوتا اور ان سے انتقام ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف نے لینا ہے اور انہیں دردناک طریقے سے عذاب دینا ہے اور مظلومین کے دکھوں کا ازالہ فرمانا ہے اور غصب شدہ حقوق واپس دلانا ہیں

www.jamanshah.com

بسم الله الكريم

فرمان نمبر 36

اَنَا الَّذِیْ اَنْشَرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالآخِرِینَ...... اَنَا صَاحِبُ النَّشْرِ الاَوّلِ وَالآخِرِ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں کہ جنہوں نے اولین و آخرین کو حساب کیلیئے زندہ فرمانا ہے اور نشر اول اور نشر آخر ہم ہی نے کرنا ہے

دوستو!

نشر ہوتا ہے حساب کیلیئے مردہ لوگوں کو زندہ فرمانا، نشر اول شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دور میں ہونا ہے اور نشر آخر قیامت میں زندہ کرنے کو کہتے ہیں

یہ بات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف نے اپنے زمانے میں ماضی کے مخصوص ظالمین کو دوبارہ زندہ کر کے ان سے انتقام لینا ہے اس لئے ان کی حکومت کے قیام کے وقت نشر خاص ہوگا اور قیامت میں نشر عام ہوگا یا یوں سمجھ لیں کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دور حکومت میں صرف اسلام سے متعلق مخصوص لوگوں کا نشر ہونا ہے اس میں باقی دنیا اور باقی مذاہب کے لوگوں میں سے (سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے پاک خاندان علیہ الصلوات

والسلام سے ہوگا) کسی کو زندہ نہیں کیا جائے گا اور نشر آخر میں ساری مخلوق کو زندہ کیا جانا ہے چاہے وہ عیسائی ہوں گے یا یہودی ہوں گے یا لامذہب ہوں گے وہ سب زندہ کیے جائیں گے

شہنشاہِ معظم سرکار ابوالآئمہ علیہ الصلوات والسلام کا فرمانِ معجز بیان یہ ہے کہ نشر اول ہم نے فرمانا ہے یعنی سرکار قائم آلِ محمد علیہ الصلوات والسلام کے خروج کے وقت جن لوگوں کو قبروں سے نکال کر حساب لیا جانا ہے وہ بھی ہم اپنے اسی آخری بیٹے کی شکل میں ظاہر ہوکر کریں گے اور نشر آخر بھی ہم ہی نے کرنا ہے یعنی بروزِ قیامت دائرہ خلق میں شامل تمام مخلوق کو ہم ہی نے دوبارہ زندہ کرنا ہے یعنی ان کی آخری پیشی ہماری ہی بارگاہِ قدس میں ہونا ہے اور ان سے حساب بھی ہم نے ہی لینا ہے

اس سے یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ روزِ قیامت اسی پاک ذات نے منبر عدل پر جلوہ افروز ہوکر اللہ تعالیٰ کا مظہر کلی یا جانشین خلاقِ دوعالم بن کر مخلوق سے حساب لینا ہے...... اب یہ تو اپنے اپنے ذہن کی پہنچ ہے کہ ہر کسی نے اس پاک فرمان کو بقدرِ ظرف وشعور ہی سمجھنا ہے اس کی حقیقت کلی کو سمجھنا تو امرِ محال ہے

البتہ ایک بات جو یقین سے کہی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ انشاء اللہ جس وقت ان کے آخری نورِ نظر کا پاک خروج ہوگا تو تمام مومنین کے اذہان کو نقطہ کمال تک پہنچا دیا جائے گا اور اس وقت موجود تمام مومنین اس قابل ہوسکیں گے کہ ان تمام فرامین کی حقیقت کو سمجھ سکیں...... دعا ہے کہ رب العزت تمام مومنین ومومنات کو وہ وقت جلد سے بھی پہلے نصیب فرمائے کہ جب یہ پاک ذوات تقیہ کا لبادہ اتار کر اپنے حقیقی روپ میں اظہارِ حقیقت ذات فرمائیں گے ﴿آمین یارب العالمین﴾

www.jamanshah.com

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 37﴾

اَنَا مُقَلّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَ بْصَارِ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھمْ ثُمَّ اِنَّا عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی دلوں اور بصیرتوں کومنقلب فرمانے والے ہیں اورمخلوق نے ہماری بارگاہ میں پیش ہونا ہے اوران کے اعمال کا حساب بھی ہم نے ہی لینا ہے

دوستو!

بات یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کے کچھ صفات حسنیٰ ہیں جیسا کہ وہ محی [زندہ فرمانے والا] ہے، وہ ممیت [موت کووارد فرمانے والا] ہے، وہ رازق ہے، خالق ہے اسی طرح اس کی کچھ صفات ہیں، پھر یہ بھی ایک مسلّمہ ہے کہ وہ اپنی ذات اور صفات کو بلا واسطہ ظاہرنہیں فرما سکتا، نہ اس دنیامیں اور نہ ہی آخرت میں بلکہ اس کا اگر اظہار ہو جائے تو وہ ’’وہ‘‘ نہ رہے اس لئے اسے صفات کے اظہار کیلئے مظاہر کی ضرورت ہوتی ہے اوراس کے مظاہر دومقامات کے حامل ہوتے ہیں

( ) مقام آلیت کے حامل ہوتے ہیں یعنی اس کے آلہ کار ہوتے ہیں

() مقام مظہریت کے حامل ہوتے ہیں

اس بات کو سمجھانے کیلئے ہم انسان کی اپنی ذات کو سامنے رکھ کر مثال دے سکتے ہیں، دیکھئے انسان لکھنے کا کام کرتا ہے تو لکھنے کا عمل اس کا قلم یا کوئی سا آلہ کرتا ہے یہ انسان کیلئے مقام آلیت ہے، آپ نے یہ بھی دیکھا ہے کہ انسان جب قلم سے لکھتا ہے تو قلم اپنے آپ نہیں چلتا بلکہ وہ ہاتھ کے تصرف میں ہوتا ہے اور یہ ہاتھ اس کی ذات کا ایک مظہر ہوتا ہے جس سے انسان کی ذات کے ارادوں اور مرضیوں کا پتہ چلتا ہے کہ وہ کیا لکھوانا چاہتی ہے

ارادہ ذات کرتی ہے، تصرف ہاتھ کا ہوتا ہے، اور لکھتا قلم ہے

بلاتشبیہ ہم اللہ جل جلالہٗ کے نظام کو سمجھنا چاہیں تو اس مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ جب اللہ جل جلالہٗ کسی پر موت کا حکم جاری فرماتا ہے تو مارتے ملکوت الموت ہیں کیونکہ وہ مقام آلیت پر فائز ہیں اور تصرف یداللہ کا ہوتا ہے کیونکہ وہ ذات مقام مظہریت پر فائز ہوتی ہے

اسی طرح اللہ جل جلالہٗ کا اسم مبارک منتقم و ذوالانتقام بھی ہے مگر اس کے انتقام کا ذریعہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف ہیں اسی طرح اس نے منبر عدل پر خود نہیں بیٹھنا بلکہ اس کی صفت عدل کے مظاہر نے بیٹھنا ہے جو اس کی مشیت و ارادے کے مظہر ہوں گے

اس لئے فرمایا گیا ہے کہ لوگوں نے ہمارے سامنے پیش ہونا ہے اور ہم ہی نے ان کا حساب لینا ہے اور انہی کا عدل کرنا، حساب کرنا، انتقام لینا اللہ جل جلالہٗ کے انتقام لینے کے مترادف ہے

ایک بات کی طرف یہاں توجہ دلانا بڑا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ایک حدیث ہے ☆ اَلـرَّاضِی کَشَرِیك یعنی جو کسی کے فعل پر راضی ہے وہ اس میں شریک مانا جاتا ہے اور اسی طرح فرمایا گیا ہے کہ☆ الـخـاذل اخـو القاتل یعنی قتل کے وقت جو چھوڑ جاتا ہے یعنی مقتول کا ساتھ نہیں دیتا تو وہ قاتل کا بھائی ہے

ہم ماضی میں اس کی مثالیں دیکھ سکتے ہیں، جیسا کہ جناب صالح علیہ السلام کی ناقہ کو ایک شخص نے شہید کیا باقی جو لوگ تھے ان میں کچھ لوگوں نے اللہ جل جلالہ کی رضا کیلئے اس جگہ کو چھوڑ دیا مگر زیادہ لوگ ایسے تھے جنہوں نے اس قاتل سے قطع تعلقی نہیں کی اور یہی کہا کہ یہ تو اس کا اپنا فعل ہے ہم نے یہ کام تھوڑی کیا ہے بس اس کے ساتھ نفرت نہ کی تو جب عذاب الٰہی آیا تو ان میں سے ایک بھی نہیں چھوڑا گیا

اسی طرح سبت کے ایام میں شکار سے منع فرمایا گیا تھا کیونکہ سبت کہتے ہیں حرمت والے دن کو، چاہے وہ جمعہ ہو یا اتوار ہو یا ہفتہ ہو ان لوگوں [یہود] کو ہفتے کے دن شکار کرنے سے روکا گیا تھا کچھ لوگوں نے ہفتے کو شکار نہیں کھیلا مگر انہوں نے ہفتے کے دن جال لگا کر مچھلیوں کو روک لیا اور شکار اتوار کو کھیلا تھا اس کی سزا سب کو ملی کئی لوگ ایسے تھے جنہوں نے حکم الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے شکار کھیلنے والوں کے ساتھ قطع تعلقی کر لی باقی لوگوں نے قطع تعلقی نہیں کی تو جب عذابِ الٰہی نازل ہوا تو قطع تعلقی کرنے والے ہی محفوظ رہے باقی سب اس عذاب سے معذب ہوئے ...... ایسے بہت سے واقعات ہیں جو مثال کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں

اب ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہمارا شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے معاملے میں کیا رویہ ہے؟

کچھ لوگ ہیں جو ان کی ذات سے غافل ہیں اور کئی ان کے دشمن ہیں اور کئی ان سے اجنبی ہیں، اب ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہمارا ان کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟
دوستوں والا ہے؟ دشمنوں والا ہے؟ اجنبیوں والا ہے؟
اگر ہم اجنبیوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں تو پھر ہم ان کی دوستی کا دعویٰ کیسے کر رہے ہیں؟ اور یہ بھی ہمیں دیکھنا ہے کہ جو لوگ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہٗ الشریف کے دشمن ہیں ہمارا ان کے ساتھ تعلق دوستانہ ہے؟ یا ہم انہیں اپنے ذاتی دشمن کی طرح سمجھتے ہیں یا ہم بھی اصحاب سبت کی طرح یہی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا جواب آپ دینا ہے ہم ان سے تعلقات کیوں بگاڑیں
اگر ہماری سوچ یہی ہے تو پھر ہمیں روزِ حساب سے ڈرنا چاہیے اور اپنے رویوں میں تبدیلی کرنا چاہیے ورنہ حساب کیلئے تیار ہونا چاہیے

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 38

اَنَا الَّذِیْ اَتَوَلّٰی حِسَابَ الْخَلائِقِ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں کہ جنہوں نے ساری مخلوق کا حساب لینا ہے

دوستو!

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ساری مخلوق کا حساب پاک خاندان علیہ الصلوات والسلام نے لینا ہے اوران سب کی طرف سے منبر عدل کا مالک جنہیں قرار دیا گیا ہے وہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہُ الشریف ہی ہیں اوران کے انتقام لینے کو اللہ جل جلالہٗ کا حساب لینا کہا گیا ہے

اگر ہم اس نظریہ حساب کو سمجھ لیں اوراس پر کلی طور پر ایمان لے آئیں تو ہمارے لاتعداد مسائل حل ہو جاتے ہیں اور لاتعداد برائیوں سے ہماری جان چھوٹ سکتی ہے کیونکہ جس انسان کو یہ یقین ہو جائے کہ اس سے کوئی حساب لینے والا موجود ہے اوراسے اس کے سامنے حساب دینا پڑے گا

یعنی جملہ اعمال کی باز پرس ہوگی کہ تم نے کیا کہا؟، کیا سنا؟، کیا کمایا؟، کیسے کمایا؟، کہاں خرچ کیا؟، کیوں خرچ کیا؟، کیا کھایا؟، کس لئے کھایا؟، کیا پہنا؟

یہ سارے سوالات ہیں اگر ہم ان سوالات کے بارے میں یہی سوچ لیں کہ ان کا جواب ہمیں دینا ہے تو پھر ہم کوئی بھی غیر اخلاقی کام نہیں کر سکیں گے جیسا کہ اکثر گورنمنٹ ملازمین صرف آڈِٹ کے ڈر سے گھپلے نہیں کرتے اسی طرح ہمارے اندر بھی مالک کا خوف پیدا ہو جائے گا اور ہم کوئی غلط کام نہیں کر سکیں گے

لیکن ہمارا رویہ یہ بتاتا ہے کہ ہم اس بات پر بالکل یقین نہیں رکھتے کہ ہم سے بھی کوئی باز پرس ہونا ہے یا ہم سے بھی کوئی حساب لیا جانا ہے یا ہم نے بھی کسی ذات کے سامنے کل پیش ہونا ہے کیونکہ جب کوئی بات یقین کی حد تک ذہن میں راسخ ہو جاتی ہے تو انسان کا عمل خود بخود اسی کے مطابق ڈھل جاتا ہے

مثلاً ہمیں یقین ہے کہ آگ جلاتی ہے اس لئے کوئی بھی باشعور انسان عمداً آگ کو چھونے کی جرأت نہیں کرتا ہے...... ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ سانپ ایک موذی جانور ہے اور انسان کو کاٹتا ہے تو موت واقع ہو سکتی ہے اس لئے ہم سانپ کے نزدیک نہیں جاتے اور حتی الوسع اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ اس کے ایذا دینے پر ہمیں یقین ہے

اس موقع پر صرف دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ وہ پاک ذات ہر مومن اور ہر مسلمان کے دل کو یقین کی دولت سے مالا مال فرمائے اور ہمیں اعمالِ صالح بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم کل پاک بارگاہِ ایزدی میں پیش ہو کر سرخرو ہو سکیں اور ابدی شرمندگی سے مالک ذات اپنے ہر چاہنے والے کو بچائے

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم اللہ الکریم

﴿فرمان نمبر 39﴾

اَنَا صَاحِبُ الْعَصْرِ وَ فَصْلُ الْقَضَاءِ

امیرکائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ ہم ہی وقت وعصر کے مالک ہیں اور ہم ہی نے تمام جھگڑوں کے فیصلے نمٹانا ہیں

دوستو!

اگرہم اس کائنات میں انسان کی تخلیق سے بھی قبل کے واقعات دیکھیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس دنیا میں لاکھوں آدم گزرچکے ہیں اوران کی اولاداس دنیا میں رہ چکی ہے اوران کے مابین بھی اسی طرح مسائل کا طوفان رہا ہے جس طرح آج ہم آپس کے مسائل کی دنیا جمائے ہوئے ہیں اور یہ سارے فیصلے ایک آنے والے دن کیلیئے رکھے ہوئے ہیں

اور ہمارے بابا آدم علیہ السلام کے زمانے میں جو پہلا کیس ہوا ہے وہ ہابیل وقابیل کا کیس ہے اوراس کے بعدتو لاکھوں کروڑوں کیس ہوتے چلے گئے اورکسی کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا

یہ بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی کئی مظلوم اورغریب لوگ ہرظلم صرف اس امید پر برداشت کررہے ہیں کہ ایک نہ ایک دن ہمارے اوپر ہونے والے مظالم کی

بازپرس ہوگی اور ہمیں ہمارا حق ملے گا...... آج کئی لوگ یہ کہتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں کہ ''جی میاں یہاں کسی عادل نے نعوذ باللہ نہیں آنا''

میں ان حضرات سے کہتا ہوں کہ آپ ذرا بھی تو سوچیں کہ غریب لوگوں کے پاس یہی آخری دلاسہ ہی تو ہے کہ ہمارے منتقم و عادل نے آنا ہے اور ہر غریب اس آنے والے عادل کے تصور ہی سے اپنے آنسو پونچھ سکتا ہے اگر تم ان سے یہ آخری دلاسہ بھی چھین لوگے تو پھر ان کی اشک شوئی کس طرح ہوگی؟

یہ بات ہر ظالم کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صاحب العصر والزمان عجل اللہ فرجہ الشریف نے اس دنیا میں تشریف لانا ہے اور انہوں نے جملہ فیصلے حق وعدل کے ساتھ نمٹانا ہیں اس لئے اتنا ظلم کریں جس کی سزا کو برداشت کرنے کی ان میں ہمت ہو......

اور ہر مظلوم کو بھی یہی سوچنا چاہیے کہ یہ ظالمین کے چار دن ہیں اس کے بعد حق و عدل کی حکومت نے قائم ہونا ہے اور اس میں سارے مظلومین کی حق رسی ہو جائے گی اس لئے انہیں اللہ جل جلالہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے اور ہمہ وقت دعا کرنا چاہیے کہ سارے مظلومین کے منتقم و فریادرس جلدی تشریف لائیں اور سارے مظالم کا ازالہ ہو جائے اور پوری روئے زمین سے ظلم کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو جائے

انسان کے جملہ جذبات و کیفیات کا سب سے بڑا قاتل وقت ہوتا ہے اور وقت میں طوالت ہمیشہ مایوس کر دیتی ہے اور ہمیں انتظار کا جو حکم ملا ہے اس میں انتظار بالصبر کی تاکید ہوئی ہے یعنی یہاں صبر ناامیدی اور مایوسی کی ضد کے طور پر لایا گیا ہے یعنی ہمیں انتظار بھی کرنا چاہیے اور اس میں مایوس نہیں ہونا چاہیے

ارشاد ہے☆وَهَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ ......جلد بازی کرنے والے ہلاک ہوجائیں گے یعنی جولوگ مایوس ہوجائیں گے یا خروج سے پہلے خود خروج کرلیں گے تو وہ ہلاک ہوجائیں گے

اس لئے ہمیں کسی حال میں مایوسی کوقریب نہیں بھٹکنے دینا چاہیےاورجم کرانتظارکرنا چاہیے اورانتظار کی تڑپ کو ہمیشہ زندہ اورتازہ رکھنا چاہیے اورانتظار کی شمع کو ناامیدیوں کی آندھیوں میں بھی روشن رکھنا چاہیے کیونکہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجۂ الشریف کا خروج اللہ کی رحمت ہےاوراس سے مایوس ہونا کفر ہے

دعا فرمائیں کہ اللہ کی اس رحمت واسعہ کا ظہورِ پرنور فوراً سے پیشتر ہوتا کہ تمام مظلومین کی دادرسی ہو......یعنی جولوگ آج تک اس امید کا دامن تھامے ہوئے ہیں کہ صاحب العصر ذات نے منبرعدل پر جلوہ فرما ہوکرہمیں ہمارے سلب شدہ حقوق دِلانا ہیں خدا کرے کہ ان کی ہر امید برآئے

﴿آمین یارب العالمین﴾

بسم اللہ الکریم

فرمان نمبر 40

اَنَا حَاشِرُ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ بِالْکَلَمَۃِ الَّتِیْ بِھَا یَجْمَعُ الْخَلاَئِقِ

امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا کہ
ہم ہی وہ ذات ہیں کہ جنہوں نے ساری مخلوق اللہ جل جلالہ کی عدالت میں لا کھڑا کرنا ہے اور ہم نے ساری مخلوق ایک ہی فقرہ فرما کر جمع کر لینا ہے

دوستو!

ماضی میں کفار یہی اعتراض کرتے تھے کہ جس وقت ہم مر جائیں گے اور ہماری ہڈیاں، گوشت، اعصاب سب کچھ رمیم و خاک بن جائیں گے تو اس کے بعد کسی کو زندہ کرنا، اسے دربار عدل میں لانا ناممکن و محال ہے......

اس کا جواب امیر کائنات مالک الموجودات علیہ الصلوات والسلام نے یوں دیا ہے کہ ان مردوں کو زندہ کرنا اور انہیں دربار عدل میں حاضر کرنا کوئی بڑا کام نہیں بلکہ ہم صرف ایک فقرہ فرمائیں گے اور اولین و آخرین زندہ بھی ہو جائیں گے اور آنِ واحد میں وہ دربارِ عدل میں موجود بھی ہو جائیں گے بس صرف ایک فقرہ ہی ہے جیسا کہ اللہ جل جلالہ نے کن فرمایا تو فیکون ہو گیا اسی طرح ساری خلقت کو جمع کرنا کوئی زیادہ مشکل بات نہیں ہے

دوستو یہ چالیس فرمان اختتام کو پہنچے ہیں اور یہاں ہم سب مل کر دعا کریں کہ ہمارے شہنشاہ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خوشیوں کا روزِ سعید جلدی آئے

میری اپنی ذاتی جو خواہش ہے وہ یہ ہے کہ مجھے صرف اور صرف ہر قیمت پر محمد و آلِ محمد علیہم الصلوات والسلام کی ابدی خوشیاں درکار ہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ اس پاک ذات کی تشریف آوری سے کس کس کو کیا کیا فوائد حاصل ہوں گے

میں تو فقط یہ چاہتا ہوں کہ اس گھر اطہر میں ابدی بہار جلد از جلد آئے کہ جس میں صدیوں سے عزا و ماتم کی سوگواری چھائی ہوئی ہے

میں تو ان پاک بنریوں کے سہاگ کا متمنی ہوں کہ جن کا سہاگ ظلم کے ہاتھوں لوٹ لیا گیا تھا...... میں تو صرف ان مقدس ہاتھوں پر سہاگ کی حنا دیکھنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے آنسوؤں سے حنا اتار دی تھی

اور واللہ اس کیلئے ہمیں جو قیمت بھی ادا کرنا پڑے مجھے منظور ہے

اپنے اس مبنی بر حقیقت اور اقرار یہ قطعہ کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا

قطعہ

نہ جذبِ شوق ، نہ سوزِ دروں ، نہ ذوقِ نظر
یوں بے دلی سے تیرا ہم نے انتظار کیا

نہ ان میں صدق ، کھرے لفظ ، نہ تڑپ ، نہ جنوں
تیرے حضور دعاؤں کو بے وقار کیا

جعفر

www.jamanshah.com

بسم الله الرحمن الرحی

یا مولا کریمؑ عجل الله فرجك و صلوات الله علیك و علیٰ آبائك الطاهرین المعصومین

﴿تالیفات وتصنیفات﴾

السیّد محمدؑ جعفرؑ الزمان نقوی البخاری

(1) عرفان حجتؑ

شہنشاہ معظم کے اسم حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی شرح پر چودہ خطبات

(2) طریق المنتظرین

حقوق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف اور فرائض مومنین پر ایک جامع کتاب

(3) معدن العصمت فی سیرت ام القائمؑ الحجۃ صلوات اللہ علیہا

(4) اسرار العبدیات یعنی عملی روحانیات

(5) امتیاز العالین عن انواع العالمین

(6) دعائے تعجیل فرج

(7) افکار المنتظرین [غوامضِ الٰہیات پر خطبات]

(8) تحریم السیدات علیٰ غیر السادات

(9) انتصارِ مظلوم (مسدس)

(10) قلندر نامہ

[فقر کے موضوع پہ سرائیکی مسدس]

www.jamanshah.com

(11) گستاخیاں [سادات عظام کے موضوع پہ نظموں کا مجموعہ]

(12) عرفانیے [مدحیہ نظموں قطعات و رباعیات کا مجموعہ]

(13) باادب بامراد

(14) اسماء القائمؑ

اسماء القائمؑ (3 جلدیں)، شہنشاہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اسماء مبارکہ پہ خطبات

(15) مصباح شیعت [شیعت کے اصول وفروع پہ جامع کتاب]

(16) دین نصرت [نصرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کیسے کرنا چاہیے]

(17) انتصار ولایت عصرؑ (درس کربلا)

امام علیہ السلام کے ناصرین بننے کے لئے خطبات پہ مبنی جامع کتاب

(18) The last Reformer of the world

[دنیا کے تمام مذاہب میں آخری دور میں ایک آنے والی ذات کا کنسپٹ جو آکر دنیا کو عدل وانصاف سے پر کردے گا]

(19) شرح دعائے عہد

(20) وحدانیت مطلقہ (شہنشاہ امام آخرالزمان علیہ الصلوات والسلام کے بارے شہنشاہ امیرالمومنین علیہ السلام کے فرامین)

(21) مجالس المنتظرین فی مقتل المظلومین [پانچ جلدیں] محققانہ مجالس، ایک تاریخ، ایک روضہ نگاری جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کردے